ہماری فقہ

تالیف

سراج الدین ندوی
معلم، مرکزی درسگاہ اسلامی، رام پور

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	نام سبق	صفحہ نمبر	نمبر شمار	نام سبق	صفحہ نمبر
۱	اسلام کے ارکان	۵	۱۳	تیمّم	۳۷
۲	ایمان کی شہادت	۷	۱۴	پانی کے احکام	۴۱
۳	طہارت و پاکیزگی	۱۲	۱۵	کنویں کے احکام	۴۴
۴	وضو اور اس کی قسمیں	۱۴	۱۶	نجاست کے احکام	۴۶
۵	وضو کے فرائض و سنن و مستحبات	۱۶	۱۷	استنجے کا بیان	۴۹
۶	وضو کے مکروہات و نواقض	۱۹	۱۸	نماز کا بیان	۵۱
۷	وضو کرنے کا طریقہ	۲۱	۱۹	نماز سے متعلق ضروری اصطلاحات	۵۳
۸	وضو کی دعائیں	۲۳	۲۰	فرض نمازوں کا بیان	۵۶
۹	وضو کے چند ضروری مسائل	۲۵	۲۱	اذان اور اقامت	۶۰
۱۰	موزوں پر مسح کرنا	۲۸	۲۲	نماز کے شرائط	۶۳
۱۱	جبیرہ پر مسح	۳۱	۲۳	واجباتِ نماز	۶۵
۱۲	غسل	۳۳	۲۴	سننِ نماز	۶۷

نمبر شمار	نام سبق	صفحہ نمبر
۲۵	مستحباتِ نماز	۶۹
۲۶	مفسداتِ نماز	۷۲
۲۷	مکروہاتِ نماز	۷۴
۲۸	جماعت کا بیان	۷۷
۲۹	امامت کا بیان	۸۰
۳۰	اقتداء کا بیان	۸۳
۳۱	نماز کے متفرق مسائل	۸۶
۳۲	نمازِ وتر اور نمازِ تراویح	۸۹
۳۳	بیمار کی نماز	۹۱
۳۴	مسافر کی نماز	۹۳
۳۵	جمعہ کی نماز	۹۶
۳۶	عیدین کی نماز	۱۰۰
۳۷	جنازہ کی نماز	۱۰۴
۳۸	سجدۂ سہو	۱۰۸
۳۹	سجدۂ تلاوت کا بیان	۱۱۲
۴۰	زکوٰۃ	۱۱۵
۴۱	زکوٰۃ کا نصاب	۱۱۸
۴۲	عُشر اور صدقۂ فطر	۱۲۱
۴۳	مصارفِ زکوٰۃ	۱۲۴
۴۴	روزہ	۱۲۷
۴۵	رُویتِ ہلال کا حکم	۱۳۰
۴۶	روزہ کی قسمیں	۱۳۲
۴۷	روزہ کے فرائض و مسنونات	۱۳۴
۴۸	روزہ کے مفسدات	۱۳۶
۴۹	متفرق مسائل	۱۳۸
۵۰	اعتکاف کا بیان	۱۴۱
۵۱	حج	۱۴۴
۵۲	حج کے مسائل	۱۴۶

سبق (۱)

اسلام کے ارکان

اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ اگر کوئی شخص ان ارکان میں سے کسی ایک رکن کا انکار کردے تو اس کا ایمان باقی نہیں رہتا اور وہ دائرۂ اسلام سے خارج مانا جاتا ہے۔ اسلام کے ان ارکان کو نبی کریمؐ نے ایک تمثیل کے ذریعہ نہایت دلنشیں انداز میں بیان فرمایا:

بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ۔ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَشَهَادَةِ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ وَالْحَجِّ (متفق علیہ)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی گواہی دینا کہ حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا اور حج کرنا۔

اسلام کی حقیقت سمجھانے اور اسے ذہن نشین کرانے کے لئے نبی کریمؐ نے اسلام کو ایک عمارت سے تشبیہہ دی ہے۔ جس طرح ہر عمارت اپنے ستون پر کھڑی ہوتی ہے اسی طرح سے اسلام کے کچھ ستون ہیں۔ اگر عمارت کا ستون گر جائے تو عمارت بھی دھڑام سے زمین پر آرہتی ہے اور اگر عمارت کا ستون کمزور ہو جائے تو عمارت ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے۔ اسی طرح سے اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے۔ ان میں سے اگر ایک ستون بھی گر جائے یا کمزور ہو جائے تو اسلام کی عمارت خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ ان پانچ ستونوں کو اسلام

کی زبان میں "ارکان" کہا جاتا ہے ان ارکان کو ماننا اور ان کے عملی تقاضوں کو پورا کرنا اسلام ہے۔

مذکورہ حدیث سے واضح ہو چکا ہے کہ اسلام کے ارکان (بنیادی ستون) پانچ ہیں۔

(۱) ایمان کی شہادت

(۲) نماز

(۳) زکوٰۃ

(۴) روزہ

(۵) حج

اگلے اسباق میں ان پانچ ارکان کی وضاحت کی جائے گی اور ان سے متعلق ضروری مسائل لکھے جائیں گے تاکہ ہر چھوٹا بڑا مسلمان ان پانچ ارکان کی کما حقہٗ ادائیگی کی کوشش کر سکے۔ خدا ہمیں توفیق دے۔

سوالات

(۱) اسلام کے ارکان کتنے ہیں؟

(۲) اسلام کی حقیقت واضح کرنے کے لئے نبی کریمؐ نے کیا تمثیل پیش کی؟

(۳) اگر کوئی شخص اسلام کے کسی رکن کا انکار کر دے تو کیا اس کا ایمان باقی رہے گا؟

خدا اور رسول پر ایمان کے ساتھ ان چیزوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جن کی تفصیل قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہے کیونکہ خدا اور رسول پر ایمان لانے کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ ان پر بھی ایمان لایا جائے۔ اس کلمہ کی رو سے جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے وہ درج ذیل سات چیزیں ہیں۔

(۱) خدا پر ایمان لانا

(۲) خدا کے فرشتوں پر ایمان لانا

(۳) خدا کی کتابوں پر ایمان لانا

(۴) خدا کے رسولوں پر ایمان لانا

(۵) آخرت کے دن پر ایمان لانا

(۶) اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان لانا

(۷) موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا۔

جن کلمات میں اجمالی یا تفصیلی طور پر ایمان کی باتیں بتائی گئی ہیں انھیں درج کیا جاتا ہے تاکہ آپ انھیں زبانی یاد کرلیں اور ان کا ترجمہ بھی ذہن نشین کرلیں۔

(۱) کلمۂ طیبہ : لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ — خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

(۲) کلمۂ شہادت : اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ — میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۳) کلمۂ تمجید : سُبْحَانَ اللّٰہِ — اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔

کے لئے ہیں اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے ہر طاقت اور قوت اللہ بزرگ و برتر کے پاس ہے ۔

(۴) کلمہ توحید : لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی حصہ دار نہیں، بادشاہت اور تعریف اسی کے لئے ہے۔ وہی جلاتا ہے مارتا ہے، تمام بھلائیاں اسی کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۵) کلمہ ردِّ کفر :- اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَاٰمَنْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

اے اللہ میں اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ جان بوجھ کر تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں۔ میں ان گناہوں سے بھی استغفار کرتا ہوں جو میرے علم میں نہیں ہیں۔ میں نے ان سے اب توبہ کرلی ہے۔ کفر اور تمام گناہوں سے اظہار برأت کرچکا ہوں۔ میں نے تیری فرماں برداری قبول کرلی، ایمان لے آیا، اور میں زبان سے اقرار کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

(۶) ایمانِ مجمل :- اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ

میں اللہ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے

سبق ۲

ایمان کی شہادت

اسلام کا پہلا رکن ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“ کی شہادت ہے۔
شہادت کا مطلب ہے گواہی دینا یعنی زبان سے کلمہ کا اقرار کرنا اور دل سے یقین کے ساتھ ماننا اور پھر اس کے تقاضوں کو پورا کرنا۔

کلمہ اور اس کا ترجمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ :- خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

اس کلمہ کو سمجھ کر پڑھنے اور ماننے سے انسان مسلمان ہو جاتا ہے اور اسی کلمہ کا انکار کرنے سے انسان کافر اور خدا کا باغی و نافرمان ٹھہرتا ہے۔ یہی وہ کلمہ ہے جو اسلام اور کفر کے درمیان حدِ فاصل ہے اس کلمہ کے دو جز ہیں۔

(الف) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ :- اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ الٰہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ایسی ہستی جس کی عبادت و بندگی کی جائے، جس کے سامنے سر جھکایا جائے اور ہاتھ پھیلائے جائیں۔ جس سے محبت وعقیدت کی جائے۔ جو کسی کا محتاج نہ ہو اور سب اس کے محتاج ہوں. جس کا حکم سب کے لئے قابل اتباع ہو!

اس جز کا مطلب یہ ہوا کہ اس کلمہ کو مان لینے کے بعد انسان صرف خدا کے احکام کی پابندی کرے، اسی سے ڈرے اور اسی سے امیدیں باندھے اس کے سامنے اپنی ضرورتوں اور تمناؤں

کو رکھے ۔ اس کے عذاب اور ناراضگی سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمت کا مستحق بننے کے لئے اچھے کاموں کو اختیار کرے اور برائیوں سے بچے اور اس بات کا یقین رکھے کہ کل قیامت کے روز اسے اپنے اچھے اور برے کاموں کا بدلہ پانا ہے ۔ جہاں پر نیک کاموں کا بدلہ اسے ابدی آرام کی شکل میں ملے گا یا اسے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا ۔

(ب) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ :- محمدؐ اللہ کے رسول ہیں ۔ انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء بھیجے ۔ جنھوں نے انسانوں تک اللہ کا پیغام پہنچایا ۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ۔ آپ قیامت تک تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے تشریف لائے ۔ آپ خدا کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آئے گا ۔ آپ نے خدا کا دین انسانوں تک بلا کم و کاست پہنچایا ۔ خدا کی آخری کتاب قرآن پاک حضرت جبرئیلؑ کے ذریعہ آپ پر اتاری گئی ۔ یہ کتاب خدا کا آخری ہدایت نامہ ہے جو قیامت تک انسانوں کی ہدایت و رہنمائی کرتا رہے گا ۔ اس کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لی ہے ۔ اس جزء کے اقرار کرنے سے بندے پر لازم آتا ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی میں رسولِ خدا کو اپنا ہادی اور رہبر تسلیم کرے ۔ آپ کی ہر بات اور سنّت کو اختیار کرے ۔ اپنی زندگی نبی کریمؐ کے اسوہ کے مطابق گذارے ۔

جب انسان خدا کو اپنا خالق و حاکم اور حضرت محمدؐ کو اپنا رہبر و ہادی مان کر زندگی بسر کرتا ہے تو اس کی زندگی میں ایک نمایاں تبدیلی آتی ہے ۔ اچھائیاں ابھرتی اور برائیاں دبتی ہیں ۔ خوف و بزدلی اس کے دل سے دور ہو جاتی ہے ۔ کیونکہ وہ صرف خدا سے ڈرتا ہے ۔ غصّہ و نفرت کے بجائے محبت و رحم دلی پیدا ہوتی ہے اور اس طرح اس کا کردار اور سیرت دوسروں کے لئے نمونہ بن جاتا ہے !

اَحکامِ

اس کے تمام احکام قبول کئے۔

(۷) ایمان مفصل:۔ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

میں ایمان لایا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر، اور اس بات پر کہ اچھی بُری تقدیر اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

سبق ۳

طہارت و پاکیزگی

طہارت کی فضیلت واہمیت

اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے۔ جس کے لئے طہارت و پاکیزگی ضروری ہے۔ اسی لئے پہلے طہارت اور اس کے مسائل کو بیان کیا جاتا ہے، پھر نماز کے مسائل بیان کئے جائیں گے۔

اسلام جہاں انسان سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے اعمال اور دل و دماغ کو کفر و شرک اور برے خیالات و افکار سے پاک رکھے وہیں یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ جسم و اعضاء کو تمام گندگیوں اور نجاستوں سے پاک صاف رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا پاکی اختیار کرنے والوں کو اپنا محبوب بندہ قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں حکم دیا ہے: وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر)

طہارت و نظافت کے اہتمام اور تاکید کے سلسلہ میں بہت سی احادیث موجود ہیں۔ یہ بات پورے یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ دینِ اسلام نے پاکیزگی کا جس قدر اہتمام کیا ہے کسی دوسرے مذہب میں اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ملتا۔ استنجا، وضو، غسل، مسح وغیرہ کے مستقل باب ہیں جو اسلام کے نظامِ طہارت کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ احادیث میں نجاست سے بچنے اور طہارت کا اہتمام کرنے کے طریقے اور آداب تفصیل سے سکھائے

گئے ہیں یہاں تک کہ تیل، کنگھا، عطر اور سُرمہ وغیرہ کے استعمال کی طرف بھی رغبت دلائی گئی ہے مگر افسوس کہ مسلمان طہارت و پاکیزگی کے سلسلہ میں نہایت کوتاہ واقع ہوئے ہیں۔ ان کے گھر، ان کے محلے، ان کی آبادیاں آج گندگیوں کی علامت بن کر رہ گئے ہیں کاش مسلمان اپنے دین کی پیروی کرتے ہوئے طہارت و پاکیزگی کا بھی بہترین نمونہ پیش کرتے۔

جس دین نے پاکی وصفائی کا سب سے زیادہ اہتمام کیا تھا، آج اسی دین کے ماننے والے نظافت و صفائی میں سب سے پیچھے نظر آتے ہیں۔ خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم گندگیوں سے دور رہ کر طہارت و نظافت کے آداب کو اختیار کر سکیں۔ کیوں کہ پاکیزگی و طہارت کو ایمان کا آدھا حصّہ قرار دیا گیا ہے۔ نبیِ کریمؐ نے ارشاد فرمایا :

اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ (مسلم) پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔

اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ سب سے بڑی عبادت نماز کی ادائیگی کے لئے پاکیزگی کو ایک ضروری شرط قرار دیا گیا ہے اور یہ پاکیزگی کسی ایک چیز کی نہیں بلکہ بدن، کپڑے، جگہ وغیرہ ہر چیز کا پاک ہونا ضروری ہے۔ اگلے اسباق میں طہارت اور نجاست کے ضروری مسائل بیان کئے جائیں گے جن کا مقصد صرف پڑھ لینا یا یاد کر لینا نہیں بلکہ وہ اس لئے لکھے جا رہے ہیں کہ ان پر نہایت پابندی سے عمل کر سکیں۔

سبق ۴

وضو اور اس کی قسمیں

وضو کا حکم وضو کے معنٰی ہیں "طہارت و پاکیزگی"۔ شریعت کی زبان میں متعین اعضاء کے دھونے کو وضو کہتے ہیں۔ نماز سے پہلے وضو کرنے کا حکم خود قرآن پاک میں ان الفاظ میں دیا گیا ہے۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ (المائدہ)	اے ایمان لانے والو جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھوؤ۔ اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوؤ اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پیروں کو ٹخنوں تک دھوؤ۔

اس آیت سے وضو کا فرض ہونا معلوم ہوتا ہے چنانچہ نماز پڑھنے کے لئے وضو کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ احادیث میں بھی وضو کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ نبی کریم ؐ نے فرمایا :-

"جب بندۂ مومن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرہ کو دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ دھل جاتا ہے جس کی طرف اس کی آنکھ نے دیکھا ہو اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو وہ گناہ دھل جاتے ہیں جو اس کے ہاتھ نے کئے ہوں اور جب وہ پیر دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ دھل جاتے ہیں جو اس کے پیر نے کئے ہوں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔

وضو کی قسمیں

وضو کی تین قسمیں ہیں ۔

(۱) فرض :۔ جب بے وضو آدمی نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے وضو کرنا فرض ہے۔

(۲) واجب :۔ جب کوئی آدمی خانہ کعبہ کا طواف کرنا چاہے ۔

(۳) مستحب :۔ اس کے بہت سے مواقع ہیں جن میں سے چند یہ ہیں :

(الف) عام حالات میں با وضو رہنا یعنی جب وضو ٹوٹ جائے تو اسی وقت وضو کرنا ۔

(ب) سوتے وقت وضو کرنا تاکہ طہارت کی حالت میں سوئے ۔

(ج) نیند سے بیدار ہو کر وضو کرنا ۔

(د) غیبت، چغل خوری، جھوٹ بولنے اور اسی طرح ہر گناہ کے بعد وضو کرنا ۔

(ہ) نماز سے باہر قہقہہ لگانے کے بعد وضو کرنا ۔

(و) میت کو غسل دینے کے لئے وضو کرنا ۔

(ز) میت کو کاندھا دینے کے لئے وضو کرنا ۔

(ح) غسل کرتے وقت غسل کرنے سے پہلے وضو کرنا ۔

(ط) اذان اور اقامت کہنے کے لئے وضو کرنا ۔

سوالات

(۱) وضو کا حکم اور فضیلت بیان کیجئے ۔ (۲) وضو کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۳) وضو کرنا کب فرض ہے ؟ (۴) وضو کرنا کب واجب ہے ۔ ؟

(۵) وضو کرنا کب کب مستحب ہے ؟

سبق ۵

وضو کے فرائض وسنن اور مستحبات

وضو کے فرائض

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں:

(۱) ایک بار پورے چہرے کو دھونا پیشانی کے بالوں کی جڑ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک۔

(۲) ایک بار دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

(۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) ایک بار دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھونا۔

اگر دھونے والے اعضاء میں سے کسی عضو میں بال کے برابر بھی جگہ دھلنے سے رہ گئی تو وضو نہیں ہوگا اس لئے اعضاء کو دھوتے وقت نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

وضو کی سُنّتیں

وضو میں تیرہ ۱۳ سنّتیں ہیں۔

(۱) وضو کی نیت کرنا۔

(۲) وضو شروع کرتے وقت بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنا۔

(۳) پہلے دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا۔

(۴) تین مرتبہ کلی کرنا۔
(۵) مسواک کرنا، اگر مسواک نہ ہو تو برش یا منجن سے دانت صاف کرنا اگر یہ بھی نہ ہو تو انگلی سے دانت ملنا۔ عورتوں کے لئے گوند چبانا مسواک کے قائم مقام ہو سکتا ہے۔
(۶) ناک میں پانی ڈالنا۔ دائیں ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالا جائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کی جائے۔
(۷) داڑھی میں خلال کرنا۔
(۸) ہاتھ اور پیر کی انگلیوں میں خلال کرنا۔
(۹) پورے سر کا مسح کرنا۔
(۱۰) دونوں کانوں کا مسح کرنا۔
(۱۱) ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا۔
(۱۲) ترتیب سے وضو کرنا۔
(۱۳) ایک عضو دھونے کے بعد فوراً دوسرے عضو کو دھونا۔

وضو کے مستحبات

وضو میں درج ذیل نو چیزیں مستحب ہیں۔

(۱) پاک اور اونچی جگہ پر وضو کرنا تاکہ پانی بہہ کر وضو کرنے والے کی طرف نہ آئے۔
(۲) قبلہ رو ہو کر وضو کرنا۔
(۳) پہلی بار دھوتے وقت اعضاء کو ملنا۔
(۴) جفت اعضاء میں پہلے داہنے عضو کو دھونا (بعض علماء نے اس کو سنتوں

میں شمار کیا ہے ۔)

(۵) دائیں ہاتھ سے کُلّی کرنا ۔

(۶) گردن کا مسح کرنا ۔

(۷) سر کا مسح آگے کی طرف سے کرنا ۔

(۸) وضو کرنے میں کسی دوسرے سے مدد نہ لینا ۔

(۹) وضو سے متعلق مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا ۔

سوالات

(۱) وضو میں کتنے فرائض ہیں ؟ اور کیا کیا ؟

(۲) وضو کی سنتیں بیان کیجئے ۔

(۳) وضو کے مستحبات بتائیے ؟

سبق ۶

وضو کے مکروہات و نواقض

وضو کے مکروہات

وضو میں چھ۶ چیزیں مکروہ ہیں۔

(۱) کسی سنت کو چھوڑنا۔
(۲) وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنا۔
(۳) وضو میں ضرورت سے کم پانی استعمال کرنا۔
(۴) وضو کرتے وقت دنیاوی باتیں کرنا۔
(۵) اعضاء پر زور سے پانی مارنا اور چھینٹے اڑانا۔
(۶) نئے پانی سے سر کا تین بار مسح کرنا۔

وضو کے نواقض

وضو کو توڑنے والی چیزیں دس ہیں۔

(۱) پیشاب پاخانہ کا خارج ہونا یا دونوں مقاموں سے کسی دوسری چیز کا خارج ہونا جیسے کیچوا، کیڑا، خون وغیرہ۔
(۲) پاخانہ کے مقام سے ریح (ہوا) کا خارج ہونا۔
(۳) بدن کے کسی حصہ سے خون کا نکل کر بہہ جانا۔
(۴) منھ بھر قے ہونا، خواہ پانی اور غذا کی ہو یا خون اور پیپ وغیرہ کی ہو۔ منھ بھر

قے وہ کہلائے گی کہ اس کے منہ میں ہوتے ہوئے بلا تکلّف منہ بند نہ کیا جا سکے۔ اگر قے ایک ساتھ نہ ہو بلکہ تھوڑی تھوڑی ہو تو اندازہ کیا جائے گا کہ وہ جمع ہو کر منہ بھر قے کے برابر ہے یا نہیں۔ اگر برابر ہوگی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۵) تھوک میں اگر خون غالب ہو تو اس تھوک سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۶) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

(۷) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔

(۸) پاگل پن کی وجہ سے ہوش و حواس کھو بیٹھنا۔

(۹) کسی نشہ آور چیز سے نشہ ہو جانا۔

(۱۰) نماز میں بالغ آدمی کا قہقہہ لگانا۔ (نماز جنازہ اس سے مستثنیٰ ہے)

سوالات

(۱) وضو میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں ؟

(۲) نواقضِ وضو بیان کیجیے ؟

سبق ۷

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کرنے کا طریقہ صاف برتن میں پاک پانی لے کر کسی اونچی اور پاک جگہ پر بیٹھے۔ اور اپنا رُخ قبلہ کی طرف کر لے، اور بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ پہلے گٹّوں تک دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے۔ اس کے بعد کلّی کرے۔ اس موقع پر مسواک بھی کرے۔ مسواک کیکر، پیلو یا نیم کی ہو تو بہتر ہے۔ اگر مسواک نہ ہو تو برش یا منجن کا استعمال کرے۔ یہ چیزیں بھی دستیاب نہ ہوں تو شہادت کی انگلی کو دانتوں پر اچھی طرح ملے اور دانت صاف کرے۔ کلّی کرتے ہوئے پانی کو منہ میں خوب پھرائے اور اگر روزہ سے نہ ہو تو غرارہ کرے، یعنی حلق تک پانی لے جائے۔ اس کے بعد تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے۔ داہنے ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالے اور اسے سانس کے ذریعہ نتھنوں تک لے جائے۔ مگر روزہ کی حالت میں سانس سے پانی اوپر کو نہ کھینچے۔ بائیں ہاتھ سے ناک اچھی طرح صاف کرے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ چہرے کو دھوئے اگر داڑھی ہلکی ہو تو اس کی جڑ تک پانی پہنچائے، اور اگر داڑھی گھنی ہو تو داڑھی میں خلال کرے۔ پھر کہنیوں تک دونوں ہاتھ خوب مل کر دھوئے۔ اس موقع پر ہاتھ کی انگلیوں میں بھی خلال کرے۔ اس کے بعد نیا پانی لے کر پورے سر کا ایک بار مسح کرے۔ سر کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کو چھوڑ کر باقی تینوں انگلیوں کو ملائے اور ان کے اندرونی حصہ کو پیشانی پر رکھ کر پیچھے کی طرف لے جائے۔ پھر دونوں ہاتھوں کی

ہتھیلیاں پیچھے کی طرف سے آگے کی طرف لائے۔ اس طرح پورے سر کا مسح ہو جاتا ہے اس کے بعد کان کے اندرونی حصہ کا شہادت کی انگلی سے اور کان کے بیرونی حصہ کا انگوٹھے سے مسح کرے۔ پھر انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے۔ اس کے بعد ٹخنوں تک دونوں پیر دھوئے۔ پہلے دایاں پاؤں دھوئے اور پھر بایاں پیر۔ پیر دھوتے وقت داہنے ہاتھ سے پیر پر پانی ڈالے اور بائیں ہاتھ سے پیر کو ملے۔ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال بھی کرے۔ وضو کرنے کے بعد قبلہ رو ہو کر شہادتین پڑھے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھیئے : اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۔

سبق ۸

وضو کی دُعائیں

- وضو شروع کرتے وقت کی دعا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔
- کلّی کرتے وقت یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ اے اللہ میری مدد فرما قرآن کی تلاوت پر، ذکر اور شکر کرنے پر اور اچھی عبادت کرنے پر۔
- ناک میں پانی ڈالتے ہوئے یہ دُعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَۃَ النَّارِ۔ اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو نصیب فرمائیے گا اور دوزخ کی بو نہ سنگھائیے گا۔
- منہ دھوتے ہوئے یہ دعا پڑھیے: اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ۔ اے اللہ میرا چہرہ اس دن روشن کر دیجئے گا جس دن کہ کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے۔
- داہنا ہاتھ دھوتے وقت یہ دُعا پڑھیے: اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا۔ اے اللہ میرا اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں دیجیے گا اور مجھ سے آسان حساب کتاب کیجیے گا۔

- بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دُعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَھْرِیْ۔ اے اللہ تو میرا اعمال نامہ میرے بائیں ہاتھ میں نہ دینا اور نہ پیچھے سے دینا۔
- سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ اے اللہ مجھے اپنے عرش کے نیچے اس روز سایۂ رحمت عطا فرمانا جس روز تیرے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔
- کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ اے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمادے جو بات سنتے ہیں اور پھر اچھی بات کو مانتے ہیں
- گردن کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ اے اللہ میری گردن کو آگ سے چھٹکارا نصیب فرما۔
- دایاں پیر دھوتے وقت یہ دعا پڑھے : اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ۔ اے اللہ میرے قدموں کو پل صراط پر اس روز ثابت رکھنا جس روز قدم پھسل رہے ہوں گے۔
- بایاں پیر دھوتے وقت یہ دعا پڑھیے : اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَّتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ۔ اے اللہ میرے گناہوں کو بخش دے میری کوشش کو قبول فرما اور میری تجارت کو بربادی سے محفوظ رکھ!

(ماخوذ : فتاویٰ عالمگیری)

سبق ۹

وضو کے چند ضروری مسائل

- جن اعضاء کو وضو میں دھونا ضروری ہے ان میں سے اگر کسی عضو میں بال برابر جگہ بھی خشک رہ جائے تو وضو نہ ہوگا۔
- جن اعضاء کا وضو میں دھونا ضروری ہے ان میں سے کوئی زائد حصہ ہو تو اس کا دھونا بھی فرض ہے۔ مثلاً اگر کسی کے چھ۶ انگلیاں ہوں تو چھٹی انگلی کا بھی دھونا فرض ہے۔
- سر کا مسح کرنے کے لئے اگر کوئی شخص نیا پانی نہ لے بلکہ ہاتھوں پر باقی رہی ہوئی تری سے مسح کرلے تو مسح جائز ہوگا مگر جب ہاتھ سے ایک جگہ مسح کر لیا تو پھر اس سے دوسری جگہ مسح کرنا جائز نہیں۔
- اگر کسی کا ہاتھ کہنی سے کٹا ہوا ہے اور کہنی بھی موجود نہیں تو اس ہاتھ کو دھونا ضروری نہیں، لیکن اگر کہنی یا اس سے نیچے کا کچھ حصہ باقی ہے تو کہنی اور باقی حصہ کا دھونا فرض ہے۔
- اگر کوئی شخص دریا میں گر گیا یا بارش میں کھڑا رہا اور اعضاءِ وضو پر پانی بہہ گیا تو اس کا وضو ہو جائے گا اور اس وضو سے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔
- اگر ننگے سر پر بارش کی بوندیں پڑ گئیں اور پھر سر پر ہاتھ پھیر لیا تو سر کا

مسح ہوگیا۔

- وضو میں آنکھوں کے اندر کا حصہ دھونا فرض نہیں ہے۔
- وضو کرنے کے بعد اگر کسی نے سر منڈایا تو سر پر دوبارہ مسح کرنا ضروری نہیں اسی طرح اگر ناخن کٹوائے تو دوبارہ ناخنوں کا دھونا ضروری نہیں۔
- اگر کسی کے منہ سے تھوک کے ساتھ خون نکلا تو یہ دیکھا جائے گا کہ کون زیادہ ہے اگر تھوک زیادہ ہے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ اگر خون زیادہ ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر دونوں برابر ہوں تب بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔
- اگر آنکھ میں خون نکل کر آنکھ کے اندر بہہ جائے یا آنکھ کے اندر کوئی دانہ تھا وہ ٹوٹ گیا اور اس کا پانی آنکھ کے اندر ہی رہا تو وضو نہیں ٹوٹا۔
- اگر زخم پر خون ظاہر ہوا اس کو پونچھ لیا پھر ظاہر ہوا اور اس کو بھی پونچھ لیا۔ اس طرح کئی بار ہوا تو یہ دیکھا جائے گا کہ اگر وہ خون اتنا تھا کہ اگر پونچھا نہ جاتا تو بہہ جاتا تب وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر اتنا نہیں تھا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔
- اگر خون زخم کے اندر بھرا ہوا ہے مگر باہر کو نہیں بہہ رہا ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔
- جو خون بہنے والا نہ ہو یا قے منہ بھر نہ ہو وہ پاک ہے۔
- اگر جونک نے بدن میں چمٹ کر خون پیا اور وہ بھر گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔
- اگر مچھر یا پسّو نے کاٹا یا بہت دیر تک خون پیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔
- اگر کسی شخص نے ناک صاف کی اور اس میں مسور کے دانہ کے برابر جما ہوا خون نکل آیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

- اگر کوئی شخص کھڑا ہوا یا رکوع کی حالت میں یا سجدہ کی حالت میں سوجائے تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔
- نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے اور وضو بھی اور نماز میں ہنسنے سے صرف نماز فاسد ہوتی ہے وضو نہیں ٹوٹتا اور نماز میں تبسم سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ نماز۔

(قہقہہ یہ ہے کہ نمازی خود بھی سنے اور قریب کے لوگ بھی۔ ہنسی یہ ہے کہ نمازی خود سنے اور برابر والے نہ سنیں۔ اور تبسّم یہ ہے کہ نہ خود سنے اور نہ قریب والے۔)

سبق نمبر ۱۰

موزوں پر مسح کرنا

تین طرح کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

(۱) چمڑے کے موزوں پر۔

(۲) اونی یا سوتی موزے جن پر چمڑے کا تلا چڑھا ہوا ہو۔

(۳) اونی، سوتی موزے جو اس قدر دبیز ہوں کہ انھیں پہن کر تین میل تک پیدل چلا جا سکے اور وہ نہ پھٹیں۔

(۴) ان سب پر اسی وقت مسح کرنا جائز ہے جبکہ درجِ ذیل شرطیں پائی جائیں۔

۱۔ موزے ٹخنوں کو ڈھانکے ہوئے ہوں۔

۲۔ بغیر کسی چیز سے باندھے پیروں پر رُکے رہیں۔

۳۔ اتنے مضبوط ہوں کہ ان کو پہن کر متواتر تین میل چلا جا سکے۔

۴۔ اتنے دبیز ہوں کہ اگر ان پر پانی پڑے تو پیروں تک نہ پہنچے۔

۵۔ موزہ پیر کی چھوٹی تین انگلیوں کی برابر پھٹا نہ ہو۔

۶۔ موزوں کو پیر دھو کر پہنا گیا ہو اور حدث ہونے سے پہلے وضو مکمل ہو گیا ہو۔

مسح کرنے کا طریقہ موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ تر کر کے داہنے ہاتھ کی انگلیاں داہنے موزہ پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزہ پر رکھ کر پنجوں کی طرف سے ٹخنوں کی طرف کھینچے۔ مسح موزوں

کے اوپر والے حصہ پر کیا جائے۔ موزوں کے نیچے یا ایڑی پر یا ساق پر یا اس کے اطراف میں یا ٹخنے پر مسح جائز نہیں۔

مسح کی مدّت

مسح کی مدت مقیم شخص کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین رات ہے۔

اس مدت کا حساب موزہ پہننے کے وقت سے نہیں لگایا جائے گا بلکہ اس وقت سے لگایا جائے گا جب موزہ پہننے کے بعد وضو ٹوٹے گا۔

مسح کو توڑنے والی چیزیں

موزوں کا مسح چار چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، ان سب چیزوں سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) موزے اتار دیئے جائیں یا تین انگلیوں کے برابر موزے پھٹ جائیں۔

(۳) مسح کی مقررہ مدت پوری ہو جائے۔

(۴) موزہ پہنے پہنے پیر بھیگ جائیں۔

مسح کے چند ضروری مسائل

• ایک موزہ اگر کئی جگہ سے پھٹا ہے اور اس کی مجموعی پھٹن تین انگلیوں سے کم ہے تو مسح جائز ہے ورنہ جائز نہیں اور اگر دونوں موزے تھوڑے تھوڑے پھٹے ہیں اور دونوں کی مجموعی مقدار تین انگلیوں کے برابر ہو لیکن ہر ایک کی پھٹن تین انگلیوں سے کم ہو تو مسح جائز ہے۔

• کوئی شخص باوضو تھا یا وضو کی حالت میں اس نے موزہ اتار دیا تو اب صرف پیر دھو لینا کافی ہے، پورا وضو کرنا ضروری نہیں، البتہ بہتر ہے۔

• اگر مقیم نے ایک دن رات پورا ہونے سے پہلے سفر شروع کر دیا تو وہ تین دن تین رات تک مسح کرتا رہے اور اگر مسافر نے ایک دن اور ایک رات مسح کرنے کے بعد اپنا سفر ختم کر دیا اور مقیم ہو گیا تو اب اپنے موزوں پر مسح نہ کرے اور اگر ایک دن رات پورا نہیں ہوا تو ایک دن رات کی مدت پوری کرے۔

سوالات

(۱) کس قسم کے موزوں پر مسح کرنا جائز ہے؟
(۲) موزوں پر مسح جائز ہونے کے لئے کن کن شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے؟
(۳) موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ کیا ہے؟
(۴) مسح کی مدت بیان کرو۔
(۵) کن چیزوں سے مسح ٹوٹ جاتا ہے؟
(۶) اگر کسی مسافر نے تین دن پورے ہونے سے پہلے سفر ختم کر دیا تو کیا وہ اب بھی مسح کر سکتا ہے؟

سبق ۱۱

جبیرہ پر مسح کرنا

جبیرہ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو کسی زخم یا چوٹ پر باندھی جاتی ہے۔ مسح کے سلسلہ میں جو حکم جبیرہ کا ہے وہی حکم پٹی، پھایہ، پلاسٹر اور لیپ وغیرہ کا بھی ہے۔ جبیرہ وغیرہ پر مسح کرنے کے مسائل حسبِ ذیل ہیں۔

- جس عضو کا دھونا ضروری ہے اگر اس پر جبیرہ وغیرہ بندھا ہے اور اس کا کھولنا یا ہٹانا نقصان دہ ہے تو اس جبیرہ وغیرہ کے بیشتر حصّہ پر مسح کر لیا جائے۔
- اگر جبیرہ کھولنے سے نقصان نہ ہو مگر زخم پر مسح کرنے سے نقصان ہو تو جبیرہ پر مسح کرے۔
- اگر جبیرہ کھولنے سے نقصان نہ ہو اور نہ زخم پر مسح کرنے سے تو جبیرہ کو کھول کر زخم پر مسح کیا جائے گا۔
- اگر زخم اچھا ہو جانے کے بعد جبیرہ گر جائے تو مسح باطل ہو جائے گا، اور اس جگہ کا دھونا ضروری ہو گا۔
- اگر جبیرہ کھل کر گر گیا مگر زخم اچھا نہیں ہوا تو نہ مسح باطل ہو گا اور نہ دھونا ضروری ہو گا۔

- کسی عضو پر زخم ہو یا بند چوٹ ہو اور اس کو دھونے میں نقصان ہو تو مسح کرلے اور اگر مسح بھی نقصان دہ ہو تو پھر مسح بھی نہ کرے۔
- اگر ہاتھ پیر پھٹ گئے ہوں اور پھٹن میں دوا بھری ہو، جیسے واسلین وغیرہ تو دوا کا نکالنا ضروری نہیں۔ صرف پانی بہالینا کافی ہے۔
- اگر اوپر کی پٹی جس پر مسح کیا تھا جاتی رہے اور نیچے والی پٹی باقی ہے تو اس پر نیا مسح کرنے کی ضرورت نہیں۔
- پٹی پر مسح کی مدت متعین نہیں ہے جب تک زخم ٹھیک نہ ہو مسح کرتا رہے۔

سوالات

(۱) جبیرہ کسے کہتے ہیں ؟

(۲) جبیرہ کے احکام کا اطلاق کن کن چیزوں پر ہوتا ہے ؟

(۳) جبیرہ پر مسح کرنا کب جائز ہے ؟

سبق ۱۲

غسل

غسل کرنے کا طریقہ

غسل کے لغوی معنیٰ ہیں " تمام بدن کو پانی سے دھونا " اور شریعت کی اصطلاح میں ناپاکی دور کرنے یا ثواب حاصل کرنے کے لئے شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق پورے بدن کے دھونے کو غسل کہتے ہیں اُردو میں اس کا ترجمہ " نہانا " کیا جاتا ہے۔

غسل کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ آدمی پہلے دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھوئے۔ پھر استنجا کرے۔ اگر جسم پر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو دھوئے پھر ہاتھوں کو اچھی طرح دھو کر پورا وضو کرے۔ اچھی طرح کلّی کرے اور ناک میں پانی ڈالے۔ پھر پورے بدن پر پانی بہائے اور بدن کو اچھی طرح ملے۔ اس کے بعد دو مرتبہ پھر پانی ڈالے۔ اس طرح پورے بدن کو تین مرتبہ دھوئے۔ اگر غسل کی جگہ پانی جمع ہو جائے یا وہاں کیچڑ ہو تو پیر اس وقت نہ دھوئے بلکہ وہاں سے ہٹ کر بعد میں پیر دھو ڈالے۔

غسل کے فرائض

غسل میں تین چیزیں فرض ہیں۔

(۱) کلّی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا۔

(۳) سارے بدن پر ایک بار اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

غسل کی سنّتیں

غسل میں پانچ سنّتیں ہیں۔

(۱) غسل کی نیت کرنا۔
(۲) دونوں ہاتھ گٹّوں تک دھونا۔
(۳) استنجا کرنا اور جسم پر جہاں نجاست لگی ہو اُسے دھونا۔
(۴) پھر وضو کرنا۔
(۵) پورے بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

غسل کے مستحبات

غسل میں پانچ چیزیں مستحب ہیں۔

(۱) پاک جگہ پر غسل کرنا۔
(۲) پردہ کی جگہ غسل کرنا۔
(۳) بیٹھ کر غسل کرنا اور اگر کھڑے ہو کر غسل کرنا ہو تو ستر ڈھانپ کر وضو کرنا۔
(۴) پانی اعتدال کے ساتھ خرچ کرنا۔
(۵) پہلے دائیں جانب پانی بہانا اور پھر بائیں جانب پانی بہانا۔

غسل کی قسمیں

غسل کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) فرض (۲) سنّت (۳) مستحب

(۱) جب آدمی ناپاک ہو اور وہ پاک ہونے کا ارادہ کرے تو اس پر غسل فرض ہے۔
(۲) غسل چار چیزوں کے لئے سنّت ہے۔ (۱) جمعہ کی نماز کے لئے (۲) عیدین کی

نماز کے لئے (۳) حج کا احرام باندھنے سے پہلے (۴) عرفات میں ٹھہرنے کے لئے۔

(۳) غسل بہت سی چیزوں کے لئے مستحب ہے جن میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ کافر کا مسلمان ہونے کے بعد غسل کرنا۔
۲۔ میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا۔
۳۔ مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا۔
۴۔ نماز استسقاء کے لئے غسل کرنا۔
۵۔ سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کے لئے غسل کرنا۔
۶۔ عرفہ میں شب میں غسل کرنا۔
۷۔ عمر کے لحاظ سے بالغ ہو جانے پر غسل کرنا۔
۸۔ پاگل کے اچھا ہو جانے پر غسل کرنا۔

غسل کے مکروہات

(۱) سنت کے خلاف غسل کرنا۔
(۲) ستر کھلا ہونے کی حالت میں غسل کرنا (اس طرح غسل کرنا کہ آدمی کا ستر لوگوں کے سامنے کھلا ہوا ہو۔)
(۳) قبلہ کی طرف رُخ کرنا۔
(۴) پانی میں اسراف یا کمی کرنا۔

سوالات

(۱) غسل کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے ؟

(۲) غسل میں کتنی چیزیں فرض ہیں ؟

(۳) غسل کی سنتیں بیان کیجیے ۔

(۴) غسل کے مستحبات بتائیے ۔

(۵) غسل کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۶) غسل کے مکروہات کیا ہیں ؟

سبق ۱۳

تیمّم

تیمّم کا حکم تیمم کے لغوی معنیٰ ہیں "ارادہ کرنا" اور شریعت کی اصطلاح میں پاک مٹی یا کسی ایسی چیز سے جو مٹی کے حکم میں ہے پاکی حاصل کرنے کو "تیمّم" کہتے ہیں۔

اگر انسان پانی نہ ملنے یا بیماری یا شدید نقصان کی وجہ سے وضو یا غسل نہ کر سکے تو اس کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ تیمّم کر کے پاکی حاصل کر لے۔ تیمّم سے ویسی ہی پاکی حاصل ہو جاتی ہے جیسی پاکی وضو اور غسل سے حاصل ہوتی ہے۔ تیمّم کرنے کا حکم خود قرآن پاک میں موجود ہے۔

تیمم کا طریقہ پہلے انسان پاکی حاصل کرنے کی نیت کرے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ذرا کشادہ کر کے مٹی پر مارے۔ اگر زیادہ مٹی لگ جائے تو ہاتھوں کو جھٹک کر یا پھونک مار کر اسے کم کر دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے اگر داڑھی ہو تو اس میں بھی خلال کرے۔ پھر دوبارہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور انھیں جھاڑ کر دونوں ہاتھوں پر پھیرے۔

ہاتھ پر پھیرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے سروں پر نیچے رکھ کر انھیں کہنیوں تک کھینچے۔ پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنیوں سے انگلیوں تک کھینچ کر لائے۔ پھر اسی طرح دائیں ہاتھ سے

بائیں ہاتھ کا مسح کرے۔

تیمّم کے فرائض

تیمّم میں تین چیزیں فرض ہیں۔
(۱) نیت کرنا (۲) دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر پورے چہرے پر پھیرنا۔ (۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں پر پھیرنا۔

تیمّم کی سنّتیں

تیمّم میں سات سنّتیں ہیں۔

۱۔ شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔
۲۔ مسنون ترتیب سے تیمّم کرنا یعنی پہلے چہرہ پر ہاتھ پھیرنا پھر دائیں ہاتھ پر اور پھر بائیں ہاتھ پر۔
۳۔ پاک مٹی پر ہاتھ کے اندرونی حصّہ (ہتھیلی) کو مارنا نہ کہ ہاتھ کی پشت کو۔
۴۔ مٹی پر ہاتھ رکھ کر انھیں آگے پیچھے کرنا اور انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔
۵۔ اگر ہاتھ مارنے سے مٹی زیادہ لگ جائے تو اسے جھاڑنا۔
۶۔ چہرہ پر ہاتھ پھیرنے اور ہاتھوں پر مسح کرنے کے درمیان زیادہ فصل نہ کرنا۔
۷۔ داڑھی کا خلال کرنا۔

جن چیزوں سے تیمّم جائز ہے

(۱) مٹی۔ (۲) ریت۔ (۳) غبار یا مٹی کے برتن۔ اور دیوار وغیرہ۔ اسی طرح جن چیزوں پر غبار ہو ان سے بھی تیمّم جائز ہے۔ اس سلسلہ میں یہ اصول یاد رکھئے کہ جو چیزیں مٹی

کی جنس سے ہوں ان سے تیمّم جائز ہے اور جو چیزیں مٹّی کی جنس سے نہ ہوں ان سے تیمم جائز نہیں۔ مٹی کی جنس کے بارے میں معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی چیز آگ میں ڈالی جائے اور وہ نہ جلے اور نہ پگھلے تو وہ مٹی کی جنس سے ہے۔ جیسے ریت چونا، سرمہ، پتھر وغیرہ اور اگر وہ جل کر راکھ ہو جائے یا پگھل جائے تو وہ مٹی کی جنس سے نہیں ہے جیسے لکڑی، لوہا، سونا، چاندی وغیرہ۔

تیمّم جائز ہونے کی صورتیں

(۱) پانی کم از کم ایک میل کی دوری پر ہو۔

(۲) پانی تو موجود ہو مگر پانی حاصل کرنا ممکن نہ ہو۔ جیسے کنواں تو ہے مگر رسّی یا ڈول نہیں اور کسی طرح پانی کھینچنا ممکن نہیں۔

(۳) پانی موجود ہے مگر اس کو حاصل کرنے میں جان ومال یا عزت وآبرو کا خطرہ ہے۔ مثلاً پانی کے قریب کوئی چور، ڈاکو یا موذی جانور ہو۔

(۴) پانی موجود ہے مگر یہ اندیشہ ہے کہ اگر یہ پانی وضو میں ختم کر لیا تو اپنی پیاس یا کسی رفیق سفر کی پیاس یا ساتھ میں جانور ہے اس کی پیاس کا کوئی انتظام نہیں ہو سکے گا۔

(۵) پانی کے استعمال سے بیمار پڑ جانے یا بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو۔

(۶) پانی موجود ہے مگر وہ خود وضو نہیں کر سکتا اور نہ کوئی وضو کرانے والا موجود ہے۔

(۷) سفر میں بھیڑ کی وجہ سے وضو کرنا ممکن نہ ہو، یا سواری سے اتر کر وضو کرنے کی صورت میں سواری کے چھوٹ جانے کا خطرہ ہو۔

(۸) نماز جنازہ یا نماز عیدین کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

تیمّم کو توڑنے والی چیزیں

(۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) جس عذر کی وجہ سے تیمّم کیا جاتا ہے اس عذر کے ختم ہوتے ہی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

سوالات

(۱) تیمّم کے معنیٰ اور حکم بتائیے۔

(۲) تیمّم کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

(۳) تیمّم میں کیا کیا چیزیں فرض ہیں؟

(۴) کن چیزوں سے تیمّم کرنا جائز ہے؟

(۵) نواقضِ تیمّم بیان کیجیے۔

سبق ۱۴

پانی کے احکام

نجاست سے پاکی حاصل کرنے کے لئے زیادہ تر پانی کا استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اس کے احکام الگ سے لکھے جا رہے ہیں۔ پانی کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) **ماء مطلق** : وہ پانی جو اپنی اصل حالت پر ہو اس سے ہر طرح کی نجاست دور کی جا سکتی ہے اس قسم کے پانی کو طاہر مطہر غیر مکروہ بھی کہتے ہیں۔ یعنی وہ پانی جو خود بھی پاک ہو اور دوسری نجاستوں کو دور کرنے والا ہو' اور اس میں کسی قسم کی کوئی کراہت نہیں ہے جیسے بارش۔ دریا۔ کنواں۔ چشمہ۔ سمندر اور بڑے تالاب یا حوض کا پانی۔ برف کا پگھلا ہوا اور اولوں کا پانی بھی اس میں شامل ہے۔ ٹیوب ویل۔ ہینڈ پمپ اور پائپ لائن کا پانی بھی اسی حکم میں ہے۔

(۲) **طاہر مطہر مکروہ** : وہ پانی جو پاک ہے اور اس سے پاکی حاصل کی جا سکتی ہے۔ مگر اس میں کراہیت آجاتی ہے۔ جیسے بلّی وغیرہ کا جھوٹا پانی۔

(۳) **طاہر غیر مطہر** : وہ پانی جو خود تو پاک ہو مگر پاک کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اس پانی سے وضو اور غسل نہیں کیا جا سکتا لیکن اگر وہ کپڑے، جسم وغیرہ پر لگ جائے تو جسم یا کپڑا ناپاک نہ ہوگا۔ یہ وہ پانی ہے جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو۔ اسے ماءِ مستعمل کہتے ہیں۔

(۴) **مشکوک** : وہ پانی جس کے بارے میں شک ہو جیسے خچّر یا گدھے کا جھوٹا۔

اگر مشکوک کے علاوہ دوسرا پانی موجود نہ ہو تو اس پانی سے وضو کرے اور تیمم بھی کرے۔

(۵) نجس: وہ پانی ہے جو کسی نجاست گرنے کی وجہ سے نجس ہو گیا ہو۔

وہ پانی جس سے پاکی حاصل کرنا جائز نہیں

(۱) پھل اور درخت سے نچوڑا ہوا پانی۔ (۲) وہ پانی جس کی ماہیت پکانے سے بدل گئی ہو جیسے شوربا وغیرہ (۳) وہ پانی جو کسی پاک چیز کے مل جانے سے گاڑھا ہو گیا ہو۔ (۴) وہ پانی جس میں کوئی بہنے والی چیز مل گئی ہو اور پانی کا مزہ، بو، اور رنگ بدل گیا ہو۔ جیسے دودھ پانی میں مل جائے اور پانی کا رنگ بدل جائے۔ (۵) وہ پانی جس پر نجاست کا اثر غالب ہو۔ (۶) وہ پانی جس سے وضو یا غسل کیا گیا ہو۔ (۷) وہ پانی جس میں نجاست گر گئی ہو یا کوئی جانور گر کر مر گیا ہو۔ (۸) گلاب، سونف وغیرہ کا کشید کیا ہوا عرق۔ (۹) حرام جانوروں کا جھوٹا پانی۔

وہ جاندار جن کا جھوٹا پاک ہے

(۱) انسان کا جھوٹا پاک ہے۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ لیکن اگر شراب پینے یا حرام گوشت کھانے کے فوراً بعد پانی پیئے تو اس کا جھوٹا ناپاک ہوگا۔ (۲) حلال جانوروں کا جھوٹا پاک ہے چاہے وہ پرندہ ہو۔ جیسے کبوتر۔ گوریا وغیرہ یا چرندہ ہو جیسے گائے بھینس وغیرہ (۳) گھوڑے کا جھوٹا پاک ہے۔

وہ جانور جن کا جھوٹا ناپاک ہے

(۱) خنزیر (۲) کتا (۳) درندہ جانور جیسے شیر، چیتا، بھیڑیا وغیرہ (۴) بلّی اگر چوہا کھانے کے فوراً بعد پانی پی لے۔ (۵) وہ آدمی جس نے شراب پی کر فوراً پانی پی لیا ہو۔

وہ جانور جن کا جھوٹا مکروہ ہے

(۱) بلی (۲) چوہا (۳) چھپکلی (۴) ایسی

مرغی جو آزاد پھرتی ہو اور غلاظت کھاتی ہو۔ (۵) نجاست کھانے والے حلال جانور۔ (۶) کوّا (۷) چیل (۸) شکرہ (۹) گدھ (۱۰) تمام حرام پرندے۔

پانی کے متفرق مسائل

• بہتا ہوا پانی یا بڑے حوض اور بڑے تالاب کا پانی نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اس میں نجاست کا اثر نمایاں نہ ہو یعنی پانی کا مزہ، رنگ اور بو نہ بدل جائے۔

• جو جانور پانی میں پیدا ہوتے ہیں اور رہتے ہیں۔ جیسے مچھلی، مینڈک اور وہ جانور جن میں بہتا ہوا خون نہیں ہے۔ جیسے مکھی۔ مچھر۔ چیونٹی وغیرہ۔ ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

• جو پانی دھوپ میں گرم ہو جائے اس سے وضو اور غسل کرنا مکروہ ہے۔

سوالات

(۱) پانی کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۲) کن جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے؟

(۳) کن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے؟

(۴) کن جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے؟

سبق ۱۵

کنویں کے احکام

کنواں ناپاک ہونے کی صورتیں

مندرجہ ذیل صورتوں میں کنواں ناپاک ہوجاتا ہے :

(۱) کنویں میں نجاست گر جائے خواہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ۔

(۲) کوئی جانور گر کر مر جائے۔

(۳) مرا ہوا جانور گر جائے۔

(۴) کوئی ایسا جانور گر جائے جس کے جسم پر نجاست لگی ہو اور وہ زندہ نکل آئے۔

(۵) کوئی ایسا جانور گر جائے جس کا جھوٹا ناپاک ہو اور وہ زندہ نکل آئے۔

جن صورتوں میں کنواں ناپاک نہیں ہوتا

(۱) وہ جانور جن کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے اور ان کے جسم پر نجاست بھی نہ لگی ہو اگر کنویں سے زندہ نکل آئیں تو کنواں ناپاک نہ ہوگا۔

(۲) پرندوں کی بیٹ کے گرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ البتہ مرغی اور بطخ کی بیٹ سے کنواں ناپاک ہوجاتا ہے۔

کنویں کو پاک کرنے کا طریقہ

(۱) جب کنویں میں نجاست گر جائے یا آدمی، کتّا، خنزیر، بکری یا اتنا ہی بڑا جانور گر کر مر جائے یا کوئی جانور گر کر پھول پھٹ جائے۔ خواہ وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا، تو ان تینوں

شکلوں میں تمام پانی نکالنا ہوگا اگر کنویں کا سارا پانی نکالنا ممکن نہ ہو تو کم از کم دو سو ڈول اور احتیاطاً تین سو ڈول پانی نکالا جائے گا۔ (۲) اگر بلی، مرغی، کبوتر یا اتنا ہی بڑا کوئی جانور گر کر مر جائے تو چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔ اور ساٹھ ڈول نکالنا مستحب ہے۔ (۳) اگر چوہا، چڑیا یا اتنا ہی بڑا جانور گر کر مر گیا تو بیس[۲۰] ڈول نکالے جائیں گے اور تیس[۳۰] ڈول نکالنا مستحب ہے۔

کنویں کے متفرق مسائل

● جس کنویں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے اس ڈول کا اعتبار کیا جائے گا اگر کنویں پر مختلف سائزوں کے ڈول استعمال کیے جاتے ہوں تو درمیانی سائز کے ڈول کا اعتبار کیا جائے گا۔

● اگر کنویں میں گر کر مرنے والے جانور کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ کب گرا ہے تو کنویں کو اسی وقت سے ناپاک سمجھا جائے گا جس وقت یہ معلوم ہو۔

● کنویں سے جتنا پانی نکالنا ضروری تھا اگر اس کے بقدر پانی نکال دیا گیا تو ڈول رسی وغیرہ خود بخود پاک ہو جاتے ہیں۔

● جتنا پانی نکالنا ضروری ہے وہ ایک بار میں بھی نکالا جا سکتا ہے اور کئی دفعہ میں بھی۔

سوالات

(۱) کنواں کب ناپاک ہو جاتا ہے؟

(۲) کنویں کو پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(۳) اگر کنویں میں جانور کے گرنے کا وقت معلوم نہ ہو تو کنویں کو کب سے نجس سمجھا جائے گا؟

سبق ۱۶

نجاست کے احکام

نجاست ناپاکی اور گندگی کو کہتے ہیں ۔طہارت وپاکیزگی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ نجاست کے احکام ومسائل معلوم ہوں اِس سبق میں نجاست سے متعلق ضروری احکام لکھے جاتے ہیں۔

نجاست کی دو قسمیں ہیں (۱) نجاستِ حقیقی (۲) نجاستِ حکمی

۱۔ نجاستِ حقیقی : وہ نجاست ہے جو دیکھی اور محسوس کی جا سکے جیسے پیشاب، پاخانہ

۲۔ نجاستِ حکمی : وہ نجاست ہے جو دیکھی اور محسوس نہ کی جا سکے مگر شریعت نے اس کی ناپاکی کا حکم دیا ہو۔ جیسے بے وضو ہونا، غسل کی ضرورت ہونا۔ نجاستِ حکمی کا دوسرا نام "حدث" ہے۔

نجاستِ حقیقی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) نجاستِ غلیظہ ــــ وہ نجاست ہے جو نہایت شدید قسم کی نجاست ہو جیسے پاخانہ، پیشاب، گھوڑے گدھے کی لید، گائے، بیل، بھینس کا گوبر، درندوں کا پاخانہ، خون، پیپ، شراب وغیرہ۔

(۲) نجاستِ خفیفہ ــــ وہ نجاست ہے جو ذرا ہلکی اور کم قسم کی نجاست ہو جیسے حرام پرندوں کی بیٹ، حلال جانوروں کا پیشاب۔

نجاست کی مقدار جو معاف ہے

نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہے تو وہ ساڑھے تین ماشہ کے برابر معاف ہے اور اگر وہ پتلی ہے تو ایک روپے کے پھیلاؤ یا ہتھیلی کے گہراؤ کے برابر معاف ہے۔

نجاست خفیفہ جس عضو یا جس کپڑے پر لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے۔ نجاست کے معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کپڑے یا جسم پر اتنی نجاست لگی ہو اور آدمی نماز پڑھ لے تو نماز ہو جائے گی اسے دہرانا ضروری نہیں ہے مگر مکروہ ہو گی اور قصداً اتنی نجاست لگے رکھنا مناسب نہیں۔

نجاست سے پاکی حاصل کرنے کا طریقہ

اگر کپڑے یا بدن پر نجاست لگی ہو تو پانی یا کسی پاک بہنے والی چیز سے تین بار دھونے سے پاکی حاصل ہو جاتی ہے۔ البتہ کپڑے کو تین بار نچوڑنا بھی ضروری ہے۔

- اگر کپڑا اتنا موٹا ہو کہ اس کو نچوڑا نہ جا سکتا ہو تو اس کو تین دفعہ دھویا جائے اور ہر دفعہ دھو کر اتنی دیر چھوڑ دیا جائے کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔ تیسری بار سوکھنے کے بعد پاک ہو جائے گا۔ یہی حکم مٹی کے برتنوں کا بھی ہے۔
- لوہا، چاندی، تانبا، المونیم، اسٹیل اور شیشے وغیرہ کے برتن اور اوزار اس طرح رگڑ دینے اور پونچھ دینے سے پاک ہو جاتے ہیں کہ ان پر نجاست کا کوئی اثر باقی نہ رہے۔ تین بار پانی سے دھو کر بھی انھیں پاک کیا جا سکتا ہے۔
- زمین، پکا فرش، پتھر وغیرہ پر اگر نجاست لگ جائے تو اس کے خشک ہو جانے اور اس کا اثر زائل ہو جانے کے بعد یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔

- اگر چمڑے سے بنی ہوئی چیزوں پر جسم دار نجاست لگ جائے تو رگڑنے سے پاکی حاصل ہو جائے گی۔ اور اگر نجاست پتلی ہو تو پانی سے دھونا ضروری ہے۔
- گوبر وغیرہ جل کر راکھ ہو جائیں تو ان کی راکھ پاک ہے۔

نجاستِ حکمی

نجاستِ حکمی یعنی حدث کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) حدثِ اصغر (۲) حدثِ اکبر

(۱) حدثِ اصغر :۔ ناپاکی کی وہ حالت جس سے وضو کرنا لازم آتا ہے جیسے پیشاب پاخانہ کرنا۔ ریح خارج ہونا یا کسی عضو سے خون نکل کر بہہ جانا۔ حدثِ اصغر سے پاک ہونے کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔

(۲) حدثِ اکبر :۔ وہ ناپاکی ہے جس سے غسل کرنا لازم آتا ہے۔ حدثِ اکبر کو دور کرنے کے لئے غسل کرنا ضروری ہے۔ اگر پانی نہ ہو تو تیمم کے ذریعہ حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر دونوں سے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے۔

سوالات

۱۔ نجاست کسے کہتے ہیں ؟

۲۔ نجاست کی کتنی قسمیں ہیں ؟

۳۔ نجاستِ حقیقی کی کتنی قسمیں ہیں ؟

۴۔ نجاستِ غلیظہ اور نجاستِ خفیفہ کی کتنی مقدار معاف ہے ؟

۵۔ حدثِ اصغر کسے کہتے ہیں ؟

سبق ۱۷

استنجے کا بیان

استنجا کا حکم پاخانہ یا پیشاب کے بعد طہارت حاصل کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔ نبی کریمؐ استنجے کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ پہلے ڈھیلوں سے پاکی حاصل کرتے اور اس کے بعد پانی استعمال فرماتے۔ صحابہ کرام کو بھی اس کی تاکید فرماتے۔ ایک بار فرمایا کہ قبر میں اس شخص پر سخت عذاب ہوتا ہے جو پیشاب کے بعد استنجا نہیں کرتا۔ اس لئے ہر مسلمان کو استنجا کا پابندی سے اہتمام کرنا چاہیئے۔

اگر پاخانہ پیشاب کرتے وقت نجاست اپنے مخصوص مقام سے بڑھ کر اِدھر اُدھر نہ پھیلی ہو تو استنجا کرنا سنت ہے اور اگر ایک درہم کے برابر ادھر اُدھر پھیل گئی ہو تو واجب ہے اور اگر ایک درہم سے زیادہ پھیل گئی ہو تو فرض ہے۔

استنجے کا طریقہ استنجے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے ڈھیلوں کا استعمال کیا جائے اور پھر پانی کا۔ اس سے کم درجہ یہ ہے کہ صرف پانی استعمال کیا جائے۔ اور سب سے کم درجہ یہ ہے کہ صرف ڈھیلے استعمال کئے جائیں۔ پیشاب کے بعد ڈھیلے وغیرہ سے پیشاب کو سکھایا جائے اور پھر پانی سے دھویا جائے اور پاخانہ کے بعد ضرورت کے مطابق طاق ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کر کے پانی سے دھو ڈالا جائے۔

استنجے کے آداب (۱) استنجا بائیں ہاتھ سے کیا جائے۔ (۲) استنجا کرتے وقت

قبلہ کی طرف منھ یا پیٹھ نہ کی جائے۔ (۳) ایسی جگہ استنجا نہ کیا جائے کہ جہاں سے استنجا کرنے والے کے ستر پر کسی شخص کی نظر پڑتی ہو۔

جن چیزوں سے استنجا جائز ہے: (۱) مٹی کے ڈھیلے (۲) پتھر (۳) اینٹ۔

جن چیزوں سے استنجا کرنا مکروہ ہے:

۱۔ قیمتی چیزوں سے جیسے سونا، چاندی، ریشمی کپڑا وغیرہ
۲۔ قابل احترام چیزوں سے جیسے کاغذ۔ روٹی وغیرہ
۳۔ وہ چیزیں جن سے تکلیف کا اندیشہ ہو جیسے کوئلہ، شیشہ، ٹین کا یا لوہے کا ٹکڑا۔
۴۔ وہ چیزیں جو جانوروں کے لئے غذا کا کام دیتی ہوں: گھاس، بھوسہ، پتے وغیرہ

پاخانہ پیشاب کرتے وقت یہ چیزیں مکروہ ہیں:

(۱) کعبہ کی طرف منھ یا پیٹھ کرنا۔
(۲) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔
(۳) پانی کے اندر یا پانی کے کنارہ پر پیشاب کرنا
(۴) کسی چیز کے بل (سوراخ) میں پیشاب کرنا۔
(۵) پھل دار یا سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنا۔
(۶) راستہ میں یا آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ پیشاب کرنا۔ (۷) وضو یا غسل کی جگہ پیشاب پاخانہ کرنا۔ (۸) نیچی طرف بیٹھ کر اونچائی کی طرف پیشاب کرنا۔
(۹) مسجد کے پاس یا قبرستان میں پیشاب یا پاخانہ کرنا۔

سبق ۱۸

نماز کا بیان

نماز کی اہمیت اسلام کا دوسرا رکن نماز ہے اور ایمان لانے کے بعد سب سے اہم اور مقدس فریضہ نماز کی ادائیگی ہے۔ قرآن کی بہت سی آیات اور متعدد احادیث میں نماز کی اہمیت وتاکید کو بیان کیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا:

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ	نماز دین کا ستون ہے جس نے نماز کو
مَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ	قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس
وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ۔	نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے دین کو گرا دیا۔

ایمان لانے کے بعد انسان پر لازم آتا ہے کہ وہ اپنے عمل سے اس کا ثبوت پیش کرے کہ وہ خدا کا بندہ ہے اور بندگی کے اظہار کا سب سے بہتر اور اچھا طریقہ نماز ہے۔ نماز پڑھنے سے انسان کو اپنے بندہ ہونے کا احساس بار بار ہوتا ہے اور جب انسان دن میں پانچ بار نماز میں خدا سے عہد کرتا ہے کہ وہ صرف اسی کی بندگی کرے گا اور اس پر خدا کی مدد طلب کرتا ہے اور اس سے توفیق چاہتا ہے تو اچھائیاں ابھرتی ہیں اور برائیاں ختم ہوتی ہیں۔ خود قرآن پاک میں اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ	بے شک نماز بے حیائی، برائی اور

اَلْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ سرکشی سے روکتی ہے۔

نماز کی ادائیگی کے لئے قرآن پاک میں "اقامتِ صلوٰۃ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان تمام آداب کے ساتھ نماز قائم کرے یعنی وقت پر نماز باجماعت ادا کرے۔ نماز میں خشوع وخضوع اختیار کرے۔ نماز کے ارکان اور سنن کا پورا اہتمام کرے۔ جو لوگ نماز سے غفلت برتتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے ہلاکت وبربادی کی بشارت دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ ہلاکت وبربادی ہے ان نمازیوں کے لئے

هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ (الماعون) جو اپنی نمازوں سے غفلت برتتے ہیں۔

ہر بندۂ مومن کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ پابندی سے نماز کا اہتمام کرے۔ نماز کی صحیح ادائیگی اس وقت تک ناممکن ہے جب تک نماز کے ضروری مسائل معلوم نہ ہوں۔ نماز سے متعلق ضروری مسائل آئندہ اسباق میں بیان کئے جائیں گے۔

سوالات

(۱) نماز کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھو۔

(۲) اقامتِ صلوٰۃ کا مطلب کیا ہے؟

(۳) کیا آپ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں؟

سبق ۱۹

نماز سے متعلق ضروری اصطلاحات

(۱) **فرض** : وہ ہے جو قطعی دلیل سے ثابت ہو یعنی اس کے ثبوت میں کوئی شبہ نہ ہو۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہوتا ہے اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور گنہگار ہوتا ہے۔

فرض کی دو قسمیں ہیں : (۱) فرضِ عین (۲) فرضِ کفایہ

فرضِ عین : وہ فرض ہے جس کا ادا کرنا ہر شخص کے لئے ضروری ہو۔ جیسے نماز، روزہ وغیرہ۔

فرضِ کفایہ : وہ فرض ہے جو چند آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمہ سے اتر جاتا ہے۔ جیسے نمازِ جنازہ۔

(۲) **واجب** : وہ ہے جو ظنی دلیل سے ثابت ہو۔ یعنی اس کا ثبوت قطعی نہ ہو۔ بلکہ غالب گمان سے ہو۔ اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔ البتہ اس کو چھوڑنے والا بھی فاسق اور گنہ گار ہوتا ہے۔

(۳) **سنّت** : وہ ہے جس کو آنحضورؐ اور صحابۂ کرامؓ نے کیا ہو یا کرنے کا حکم دیا ہو۔

سنّت کی دو قسمیں ہیں : (۱) سنّتِ مؤکدہ (۲) سنّتِ غیر مؤکدہ

سنّتِ مؤکدہ : وہ سنت ہے جس کو آنحضورؐ نے ہمیشہ کیا ہو یا ہمیشہ کرنے کا حکم دیا ہو۔ ایسی سنّت کو بغیر عذر چھوڑ دینا گناہ ہے۔

سنّتِ غیرِ مؤکدہ : وہ سنّت ہے جس کو آنحضورؐ نے اکثر کیا ہو مگر کبھی کبھی بغیر عذر کے چھوڑ دیا ہو۔ ایسی سنّت کو چھوڑنے میں گناہ نہیں مگر ادا کرنے میں بہت ثواب ہے۔

- **مُستحب** :۔ وہ ہے جس کو آنحضورؐ نے کبھی کبھی کیا ہو یا جس کی فضیلت ثابت ہو۔ مستحب کو ادا کرنے میں ثواب ہے اور چھوڑنے میں کوئی گناہ نہیں۔ مستحب کو نفل بھی کہتے ہیں۔
- **حرام** : وہ کام ہے جس کی ممانعت قطعی دلیل سے ثابت ہو اس کام کو کرنے والا فاسق و گنہ گار ہوتا ہے اور اس کی حرمت کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔
- **مکروہ تحریمی** : وہ کام جس کی ممانعت ظنی دلیل سے ثابت ہو۔ اس کام کا کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ البتہ انکار کرنے والا کافر نہیں ہوتا۔
- **مکروہِ تنزیہی** : وہ کام ہے جو شریعت کی نظر میں پسندیدہ نہیں۔ اس کو نہ کرنے پر ثواب ملتا ہے اور کرنے پر کوئی خاص گناہ نہیں۔
- **مُباح** : جائز کام کو کہتے ہیں اس کے کرنے پر کوئی ثواب نہیں اور نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔
- **تکبیرِ تحریمہ** : نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہنا۔
- **ثنا** : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ پڑھنا۔
- **تعوّذ** : اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم پڑھنا۔
- **تسمیہ** : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھنا۔
- **تسمیع** : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا۔

- تحمید : رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا۔
- تسبیح : سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ یا سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا۔
- قومہ : رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے کو کہتے ہیں۔
- قعدۂ اولیٰ : چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھنا۔
- قعدۂ اخیرہ : آخری رکعت میں تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھنا۔
- تَشَهُّد : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الخ پڑھنے کو کہتے ہیں۔

سوالات

۱۔ فرض کسے کہتے ہیں؟ اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۔ سنّتِ مؤکدہ اور سنّتِ غیر مؤکدہ میں کیا فرق ہے؟

۳۔ سنّت اور مستحب میں کیا فرق ہے؟

۴۔ مکروہ تحریمی اور مکروہ تنزیہی کی تعریف کرو۔

۵۔ درج ذیل اصطلاحات کا مطلب لکھو۔

تسمیہ ۔ مباح ۔ ثنا ۔ تحمید ۔ قومہ ۔ قعدہ اخیرہ
تعوّذ ۔ تسمیع

سبق ۲۰

فرض نمازوں کا بیان

فرض نمازوں کی تعداد

دن رات میں اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔
(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء
ان کے علاوہ وتر کی نماز واجب ہے۔

نمازوں کی رکعات

نمازِ فجر :- پہلے دو رکعت سنتِ مؤکدہ، پھر دو رکعت فرض (کل چار رکعات)

نمازِ ظہر: پہلے چار رکعت سنّتِ مؤکّدہ پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنّتِ مؤکدہ۔ پھر دو رکعت نفل (کل ۱۲ رکعات)

نمازِ عصر: پہلے چار رکعت سنتِ غیر مؤکّدہ، پھر چار رکعت فرض (کل آٹھ رکعات)

نمازِ مغرب : پہلے تین رکعت فرض، پھر دو رکعت سنتِ مؤکّدہ پھر دو رکعت نفل (کل سات رکعات)

نمازِ عشاء : پہلے چار رکعت سنتِ غیر مؤکدہ، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنتِ مؤکدہ پھر دو رکعت نفل، پھر تین رکعت وتر، پھر دو رکعت نفل۔
(کل سترہ ۱۷ رکعات)

نمازوں کے اوقات

فجر کا وقت :- صبح صادق (پو پھٹنے) سے سورج نکلنے سے پہلے تک رہتا ہے۔

ظہر کا وقت :۔ سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے علاوہ دوگنا نہ ہو جائے۔ ٹھیک دوپہر میں جو سایہ ہوتا ہے۔ اس کو اصلی سایہ کہتے ہیں ۔

عصر کا وقت :۔ ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور غروبِ آفتاب تک رہتا ہے ۔

مغرب کا وقت :۔ غروب آفتاب کے بعد سے شفق کی سُرخی غائب ہونے تک رہتا ہے۔

عشار کا وقت :۔ شفق کی سُرخی اور سفیدی غائب ہو جانے کے بعد سے صبحِ صادق سے پہلے تک رہتا ہے ۔

وِتر کا وقت :۔ وتر کا وقت وہی ہے جو عشار کا ہے ۔ وتر کی نماز عشار کے بعد پڑھنا چاہیئے۔ بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری حصے میں پڑھے لیکن اگر بیدار نہ ہونے کا خطرہ ہو تو عشار کے بعد پڑھ لے۔

نماز کے ممنوع اوقات

تین اوقات ایسے ہیں جن میں ہر قسم کی نماز پڑھنا ممنوع ہے ۔

۱۔ سورج نکلتے وقت ۔

۲۔ ٹھیک دوپہر کے وقت۔

۳۔ سورج متغیّر ہو جانے سے ڈوبنے تک ۔ البتہ اسی دن کی نمازِ عصر سورج ڈوبتے وقت بھی پڑھی جا سکتی ہے ۔

مکروہ اوقات

نو ۹ اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل نماز پڑھنا مکروہ ہے فرائض مکروہ نہیں ہیں ۔ ان اوقات میں کسی فرض کی

قضا، نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت جائز ہے۔

(۱) صبح صادق کے بعد سے نماز فجر تک۔ اس وقت فجر کی دو سنتوں کے علاوہ نفل نماز مکروہ ہے۔

(۲) نماز فجر کے بعد سے سورج نکلنے تک کا وقت۔

(۳) نماز عصر کے بعد سے سورج متغیر ہو جانے تک کا وقت۔

(۴) سورج غروب ہو جانے کے بعد نماز مغرب سے پہلے۔

(۵) فرض نماز کی اقامت کہے جانے کے بعد۔

(۶) امام جمعہ کے روز جس وقت خطبہ کے لئے اٹھے اسی طرح حج، نکاح اور عیدین کے خطبہ کے وقت بھی نفل نماز مکروہ ہے۔

(۷) نمازِ عیدین سے پہلے چاہے گھر میں پڑھے یا مسجد میں اور نمازِ عیدین کے بعد مسجد میں (نمازِ عیدین کے بعد گھر میں نفل پڑھنا مکروہ نہیں)

(۸) عرفہ اور مزدلفہ میں جن نمازوں کو جمع کیا جاتا ہے ان کے درمیان نفل پڑھنا بھی مکروہ ہے۔

(۹) جب کسی فرض نماز کا وقت تنگ ہو رہا ہو تو اس فرض کو چھوڑ کر نفل نماز پڑھنا۔

- تین اوقات ایسے ہیں جن میں ہر نماز مکروہ ہے خواہ فرض ہو یا نفل۔

(۱) جب پیشاب یا پاخانہ کا دباؤ ہو۔

(۲) جب کھانا موجود ہو اور طبیعت اس کی طرف راغب ہو۔

(۳) کوئی ایسا سبب پایا جائے جس کی طرف طبیعت راغب ہو اور اس سے نماز کے خشوع و خضوع میں خلل واقع ہو۔

مستحب اوقات

نمازِ فجر :۔ فجر کی نماز میں اتنی تاخیر کرنا کہ اگر نماز فاسد ہو جائے تو اس کو مستحب قرأت کے ساتھ دوبارہ پڑھا جا سکے۔ اس سے زیادہ تاخیر مناسب نہیں۔

نمازِ ظہر :۔ گرمیوں میں دیر سے پڑھنا اور سردیوں میں جلدی پڑھنا۔

نمازِ عصر :۔ ہر زمانہ میں تاخیر کرنا مگر سورج میں تغیر نہ آنے پائے۔

نمازِ مغرب :۔ ہر زمانہ میں جلدی پڑھنا۔

نمازِ عشاء :۔ ایک تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے ایک تہائی رات کے بعد آدھی رات ہونے تک مباح ہے اور آدھی رات کے بعد سے صبح صادق تک مکروہ ہے۔

وِتر :۔ اگر اپنے بیدار ہونے پر بھروسہ ہو تو رات کے آخری حصہ میں پڑھنا۔

سوالات

(۱) مسلمانوں پر کتنی نمازیں فرض ہیں ؟

(۲) آپ روزانہ کتنی نمازیں پڑھتے ہیں ؟

(۳) پانچوں نمازوں کے اوقات بتایئے ؟

(۴) کن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ؟

(۵) کن اوقات میں نوافل پڑھنا مکروہ ہے ؟

سبق ۲۱

اذان اور اقامت

نماز باجماعت کی اطلاع دینے کے لئے خاص الفاظ کے ذریعہ پکارنے کو اذان کہتے ہیں۔ جماعت کے کھڑے ہونے کے وقت اذان کے الفاظ کو دہرانے کا نام "اقامت" ہے۔

اذان ہر فرض کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے خواہ نماز ادا ہو یا قضا، نمازی مقیم ہو یا مسافر، اکیلا ہو یا بہت سے اسی طرح سے اقامت بھی تمام فرض نمازوں کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے۔

اذان کے الفاظ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	(دو مرتبہ)	اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	(" ")	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ	(" ")	میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	(" ")	آؤ نماز کے لئے
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	(" ")	آؤ کامیابی کے لئے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	(" ")	اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	(ایک مرتبہ)	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اذان کا طریقہ: اذان دینے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اذان دینے والا کسی

اونچی جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور شہادت کی دونوں انگلیوں کو کانوں میں دے کر اذان کے الفاظ کو ٹھہر ٹھہر کر بلند آواز سے کہے۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت دونوں بار دائیں جانب منہ پھیرے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت دونوں بار بائیں جانب منہ پھیرے۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (نماز بہتر ہے نیند سے) دو بار کہے۔

اقامت

اقامت کے بھی وہی الفاظ ہیں جو اذان کے ہیں البتہ اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ (نماز کھڑی ہو گئی) کہنا چاہیئے۔ اقامت کہتے وقت نہ کانوں میں انگلیاں دی جائیں۔ نہ دائیں بائیں جانب رخ کیا جائے اور نہ آواز کو زیادہ بلند رکھا جائے۔

اذان و اقامت کا جواب

اذان کا جواب دینا واجب ہے اور اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ جواب کا مطلب یہ ہے کہ مؤذن جو الفاظ کہے سننے والا بھی انھیں الفاظ کو دہرائے۔ البتہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ کہے اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ (تو نے سچ کہا اور اچھی بات کہی) کہے۔ اذان ختم ہو جانے پر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ	اس مکمل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب!
التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ	تو محمدؐ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما،
مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَ	اور انھیں اس مقامِ محمود پر فائز فرما
ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ	جس کا تو نے وعدہ کیا ہے۔

- جو شخص اذان دے، اقامت کہنا بھی اسی کا حق ہے۔ دوسرا اسی وقت اقامت کہے جب مؤذّن اسے اجازت دے۔
- اذان وقت پر دی جائے۔ اگر وقت سے پہلے اذان دے دی جائے تو وقت ہونے پر دوبارہ اذان کہی جائے۔
- اذان صرف فرض نمازوں کے لئے ہے۔ جنازہ اور عیدین وغیرہ کی نمازوں کے لئے اذان نہیں ہے۔

سوالات

(۱) نماز کے لئے اذان دینا واجب ہے یا سنت ؟

(۲) پوری اذان یاد کر کے سناؤ۔

(۳) اذان اور اقامت کا جواب دینا کیسا ہے ؟

(۴) کیا آپ نے کبھی اذان دی ہے ؟

سبق ۲۲

نماز کے شرائط

شرائطِ نماز نماز صحیح ہونے کے لئے نماز شروع کرنے سے پہلے جن چیزوں کا پایا جانا ضروری ہے انھیں شرائط کہتے ہیں۔

شرائطِ نماز سات ہیں۔

۱۔ بدن کا پاک ہونا۔ نجاستِ حقیقی اور نجاست حکمی سے بدن کا پاک ہونا۔

۲۔ کپڑوں کا پاک ہونا۔

۳۔ نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا۔

۴۔ سترِ عورت :۔ بدن کے جن حصوں کا چھپانا ضروری ہے انھیں چھپانا۔ مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے اور عورت کا ستر ہاتھ، پاؤں، اور چہرے کے علاوہ تمام بدن ہے۔

۵۔ قبلہ کی طرف منھ کرنا۔

۶۔ نیت کرنا۔

۷۔ وقت کا ہونا۔ جو نماز پڑھی جائے اس نماز کا وقت ہونا ضروری ہے۔ وقت سے پہلے یا بعد میں نماز ادا نہ ہوگی۔

ارکانِ نماز نماز صحیح ہونے کے لئے نماز کے اندر جو چیزیں ضروری ہیں انھیں ارکانِ نماز کہتے ہیں۔ ارکانِ نماز سات ہیں۔

۱۔ تکبیر تحریمہ : اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھنا (نماز کی نیت) (احناف کے نزدیک

تکبیر تحریمہ شرط ہے رکن نہیں۔ باقی ائمہ کے نزدیک رکن ہے)

۲۔ قیام :۔ نماز میں اتنی دیر سیدھے کھڑا ہونا جتنی دیر میں ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔

۳۔ قرأت :۔ کم از کم ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیات پڑھنا فرض نماز کی صرف دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ اور نفل نماز کی ہر رکعت میں قرأت فرض ہے۔

۴۔ رکوع کرنا :۔ ہر رکعت میں ایک رکوع کرنا۔

۵۔ سجدہ کرنا :۔ ہر رکعت میں دو سجدے کرنا۔

۶۔ قعدہ اخیرہ :۔ نماز کے آخر میں اتنی دیر بیٹھنا کہ تشہد پڑھا جا سکے۔

۷۔ اپنے کسی اختیاری فعل سے نماز ختم کرنا۔

سوالات

(۱) شرائطِ نماز کسے کہتے ہیں ؟

(۲) شرائط نماز لکھو۔

(۳) ارکان نماز کسے کہتے ہیں ؟ یہ کتنے ہیں ؟

(۴) ارکانِ نماز تحریر کرو۔

سبق ۲۳

واجباتِ نماز

واجباتِ نماز واجباتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا ادا کرنا نماز میں ضروری ہے اگر ان میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جاتی ہے اور اگر سجدۂ سہو نہ کیا یا جان بوجھ کر ان میں سے کسی کو چھوڑ دیا تو نماز کا دہرانا واجب ہے۔ واجباتِ نماز چودہ[۱۴] ہیں۔

(۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔

(۲) ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا (فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں ہے۔)

(۳) سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا یا ایک بڑی آیت پڑھنا یا تین چھوٹی آیات پڑھنا (فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورت نہ ملانا چاہیئے۔)

(۴) پہلے سورۂ فاتحہ پڑھنا اور اس کے بعد سورت ملانا۔

(۵) قرأت، رکوع اور سجدوں میں ترتیب قائم کرنا۔

(۶) قومہ :۔ یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا۔

(۷) جلسہ :۔ دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

(۸) تعدیلِ ارکان :۔ نماز کے تمام ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا۔

(۹) قعدۂ اولیٰ :۔ تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے درمیان

اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر میں تشہد پڑھا جا سکے۔

(۱۰) قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنا۔

(۱۱) جہری نمازمیں جہری قرأت کرنا اور سرّی میں سرّی قرأت کرنا۔

جہری نمازیں یہ ہیں: نمازِ فجر، نمازِ مغرب کی پہلی دو رکعات، نمازِ عشاء کی پہلی دو رکعات، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان کے وتر، باقی نمازیں سرّی ہیں۔

(۱۲) لفظِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کے ذریعہ نماز ختم کرنا۔

(۱۳) نمازِ وتر میں تکبیر کہنے کے بعد دعائے قنوت پڑھنا۔

(۱۴) عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

سوالات

۱۔ واجباتِ نماز سے کیا مراد ہے؟

۲۔ واجباتِ نماز کتنے ہیں؟

۳۔ اگر نمازی کوئی واجب بھول جائے تو اُسے کیا کرنا چاہیئے؟

۴۔ اگر نمازی جان بوجھ کر واجب چھوڑ دے تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

سبق ۲۴

سُنن نماز

سُننِ نماز جن کا کرنا نبیِ کریمؐ سے ثابت ہے مگران کی تاکید فرض اور واجب کے برابر نہیں۔ ان میں کوئی چیز اگر بھولے سے چھوٹ جائے تو نماز ہو جاتی ہے اور نہ سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے نہ گناہ لازم آتا ہے البتہ قصداً چھوڑ دینے سے گناہ لازم آتا ہے نماز پھر بھی ہو جاتی ہے۔ سننِ نماز کی تعداد ۲۱ ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے لئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا (عورتوں کو کاندھوں تک اٹھانا چاہیئے۔)

(۲) ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں اپنی اصلی حالت پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔

(۳) امام کا تمام تکبیروں کو ضرورت کے مطابق بلند آواز سے کہنا۔

(۴) تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔

(۵) تکبیر کہنے کے بعد مردوں کو ناف کے اوپر ہاتھ باندھنا اور عورتوں کو سینے کے اوپر باندھنا۔ ہاتھ باندھتے وقت دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رہے۔

(۶) پہلی رکعت میں ثنا پڑھنا۔

(۷) پہلی رکعت میں تعوذ پڑھنا۔

(۸) ہر رکعت میں تسمیہ پڑھنا۔

(۹) سورۂ فاتحہ کے بعد "آمین" کہنا۔ (۱۰) تعوذ، تسمیہ، آمین، کو آہستہ پڑھنا۔

(۱۱) فرض کی آخری، تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

(۱۲) سنت کے مطابق قرأت کرنا۔ (۱۳) رکوع اور سجدہ میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔

(۱۴) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا اور سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا۔

(۱۵) قومہ میں امام کو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا۔ منفرد کے لئے تسمیع اور تحمید دونوں کہنا سنت ہے۔

(۱۶) سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے زمین پر گھٹنے رکھنا پھر دونوں ہاتھ رکھنا۔ اس کے بعد ناک اور پیشانی رکھنا۔

(۱۷) جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور داہنے پاؤں کو اس طرح رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر رکھنا۔

(۱۸) تشہد میں لا اِلٰہ پر شہادت کی انگلی اٹھانا اور اِلّا اللہ پر شہادت کی انگلی گرانا۔

(۱۹) قعدۂ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔

(۲۰) درود کے بعد کوئی مسنون دعا پڑھنا۔

(۲۱) پہلے دائیں جانب سلام پھیرنا اور پھر بائیں جانب سلام پھیرنا۔

سوالات

(۱) سنَنِ نماز سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ (۲) نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟

(۳) کیا آپ سنَنِ نماز کا اہتمام کرتے ہیں؟

سبق ۲۵

مستحباتِ نماز

مُستحب وہ کام ہے جس کے کرنے پر اجر و ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ نماز میں سات چیزیں مستحب ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت آستین، چادر، کمبل وغیرہ سے ہاتھ باہر نکال لینا۔

(۲) قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا، رکوع میں پیروں پر نظر رکھنا قعدہ اور جلسہ میں گود پر نظر رکھنا اور سلام پھیرتے وقت اپنے شانوں پر نظر رکھنا۔

(۳) رکوع اور سجدہ میں تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح پڑھنا۔

(۴) اگر کھانسی آئے تو حتی الامکان اس کو روکنے کی کوشش کرنا۔

(۵) جماہی آنے پر منہ کو بند رکھنے کی کوشش کرنا اور اگر منہ کھل جائے تو حالت قیام میں داہنے ہاتھ کی پشت اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ کو ڈھانپنا۔

(۶) حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہنے کے وقت نماز کے لئے کھڑا ہونا۔

(۷) قد قامت الصّلوٰۃ کہنے پر نماز شروع کر دینا۔

نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ جب آدمی نماز پڑھنے کا ارادہ کرے

تو اپنے جسم کو پاک صاف کرکے قبلہ رو کھڑا ہو، اگر چادر وغیرہ اوڑھے ہوئے ہے تو اپنے ہاتھوں کو اس سے باہر نکالے اور نماز کی نیت کرکے اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اپنے ہاتھ ناف کے اوپر باندھ لے۔ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑے اور باقی تینوں انگلیاں بائیں کلائی پر کھلی ہوئی رکھے۔ عورت سینے پر اپنے ہاتھ کو باندھے۔ پھر ثنا پڑھے۔ اس کے بعد تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے۔ پھر آہستہ سے آمین کہے۔ پھر کوئی سورۃ یا تین آیتیں پڑھے۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔ ہاتھ کی انگلیوں کو کھلا رکھ کر دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑے اور سر اور کمر دونوں کو ایک سیدھ میں برابر رکھے۔ کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ کہے۔ پھر اپنے سر کو اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اگر مقتدی ہو تو صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائے۔ سجدہ میں جاتے ہوئے سب سے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان میں اپنے چہرہ کو رکھے۔ سجدہ میں اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے اور اپنے بازوؤں کو اپنی بغل سے دور رکھے۔ ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کے سروں کا رُخ کعبہ کی طرف رکھے۔ عورت سجدہ میں اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملائے اور زمین سے لگ جائے۔ پھر کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے اٹھے اور اپنے ہاتھوں کو رانوں پر رکھ کر اطمینان سے بیٹھ

جائے۔ اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدہ میں جائے اور پہلے سجدہ کی طرح اس کو بھی ادا کرے۔ پھر دوسرے سجدہ سے اُٹھنے کے لئے اللہ اکبر کہے اور زمین پر بیٹھے بغیر یا اس کا سہارا لئے بغیر کھڑا ہو جائے۔ کھڑا ہوتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے۔ دوسری رکعت میں نہ ثنا پڑھے اور نہ تعوذ پڑھے۔ بلکہ بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور پہلی رکعت کی طرح دوسری رکعت کو پورا کرے۔ جب دوسری رکعت میں دوسرے سجدہ سے فارغ ہو جائے تو اپنا بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے۔ اس کے بعد تشہد پڑھے۔ لَآ اِلٰہ پر اپنی شہادت کی انگلی کو اٹھائے اور اِلَّا اللّٰہُ پر گرائے۔ پھر درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد کوئی مسنون دُعَا پڑھے۔ پھر اَلسَّلام علیکم کہتے ہوئے دائیں طرف سلام پھیرے۔ پھر بائیں طرف سلام پھیرے اور کھڑا ہو جائے اور باقی نماز اسی طریقہ پر پوری کرے۔

سوالات

(۱) مستحب کسے کہتے ہیں؟

(۲) نماز کے مستحبات کتنے ہیں؟

(۳) نماز پڑھنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

(۴) کیا آپ مسنون طریقہ کے مطابق نماز پڑھتے ہیں؟

سبق ۲۶

مفسداتِ نماز

جن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے انھیں مفسداتِ نماز کہتے ہیں۔

مفسداتِ نماز حسبِ ذیل ہیں :

۱۔ نماز میں بات کرنا خواہ بات تھوڑی ہو یا زیادہ بات قصداً کی جائے یا بھول کر!

۲۔ نماز میں قصداً یا سہواً کوئی فرض ادا کرنے سے رہ جائے مثلاً رکوع یا سجدہ چھوٹ جائے

۳۔ نماز میں کچھ کھانا پینا بھولے سے ہو یا جان بوجھ کر۔

۴۔ شرائطِ نماز میں سے کوئی شرط ختم ہو جائے۔ مثلاً ستر کھل جائے یا وضو ٹوٹ جائے۔

۵۔ واجباتِ نماز میں سے کسی واجب کو قصداً ترک کر دینا۔

۶۔ کوئی واجب بھولے سے رہ جائے اور نمازی سجدۂ سہو بھی نہ کرے۔

۷۔ نماز میں کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔

۸۔ نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا یا چھینکنے والے کے لئے یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا۔ کسی بُری خبر پر "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن" پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہنا۔

۹۔ درد یا تکلیف کی وجہ سے آہ، اُف یا اوہ وغیرہ کرنا یا درد کی وجہ سے اس طرح

رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہوجائیں ۔

۱۰۔ بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مارنا یا زور سے ہنسنا ۔

۱۱۔ اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا ۔

۱۲۔ قرأت میں کوئی ایسی غلطی کرنا جس سے آیت کا مطلب بدل جائے ۔

۱۳۔ نماز میں قرآن پاک کو دیکھ کر پڑھنا ۔

۱۴۔ عملِ کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے مثلاً بالوں میں کنگھا کرنا ۔

۱۵۔ دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا ۔

۱۶۔ نماز میں کسی تحریر پر نظر پڑی اور اس کو زبان سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر زبان سے پڑھے بغیر مفہوم ذہن میں آگیا تو نماز فاسد نہ ہوگی ۔

۱۷۔ کسی ضرورت کے بغیر اگر آدمی زور سے کھانسا تو نماز فاسد ہوجائے گی ۔

۱۸۔ جماعت میں امام سے آگے بڑھ جانا ۔

۱۹۔ جب مرد جماعت سے نماز پڑھ رہا ہو اور عورت بھی وہی نماز پڑھنے کے لئے مرد کے برابر کھڑی ہوجائے تو مرد کی نماز فاسد ہوجائے گی ۔

۲۰۔ نماز میں کوئی ایسی دعا مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا خدایا مجھے سو روپے دیدے ۔

سوالات

(۱) مفسداتِ نماز کا کیا مطلب ہے ؟ (۲) مفسداتِ نماز کتنے ہیں ؟

(۳) عملِ کثیر کسے کہتے ہیں ؟ (۴) نماز میں رونے سے نماز کب فاسد ہوجاتی ہے ؟

سبق ۲۷

مکروہاتِ نماز

مکروہاتِ نماز ان چیزوں کو کہتے ہیں جن سے نماز کے ثواب میں تھوڑی بہت کمی آسکتی ہے البتہ ان سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ مکروہاتِ نماز درج ذیل ہیں۔

۱۔ پاخانہ، پیشاب یا ریاح کے دباؤ کی حالت میں نماز پڑھنا۔

۲۔ سستی یا بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔

۳۔ معمولی کپڑے پہن کر نماز پڑھنا کہ انھیں پہن کر کسی مجلس میں جانا اسے پسند نہ ہو۔

۴۔ کپڑوں کو معمول کے خلاف پہننا مثلاً کرتا یا شیروانی کو آستینوں میں ہاتھ ڈالے بغیر پہننا یا کندھے پر رومال وغیرہ ڈالنا۔

۵۔ کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے انھیں ہاتھ سے سمیٹنا، ہاتھ جھاڑنا یا سجدہ کی جگہ پر بلا ضرورت پھونک مارنا یا اسے صاف کرنا۔

۶۔ کپڑے کے کسی حصہ سے کھیلنا یا بدن کے کسی حصّہ سے کھیلنا یا ناک میں انگلی دینا یا منہ میں انگلی دینا۔

۷۔ انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔

۸۔ کمر یا کوکھ یا کولہے پر ہاتھ رکھنا۔

۹۔ قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر دیکھنا یا کنکھیوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا (اگر اِدھر اُدھر دیکھنے میں قبلہ سے سینہ پھر جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔)

۱۰۔ قعدہ میں اس طرح بیٹھنا جس طرح کتا بیٹھتا ہے یعنی رانیں کھڑی کر کے انھیں پیٹ سے ملالینا اور گھٹنوں کو سینے سے ملاکر اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر بیٹھنا۔

۱۱۔ بلا عذر آلتی پالتی مار کر (چار زانو ہوکر) بیٹھنا۔

۱۲۔ نمازی کا کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کیے بیٹھا ہو۔

۱۳۔ سجدہ میں دونوں کلائیوں کا زمین پر بچھالینا۔

۱۴۔ قصداً جمائی لینا یا جمائی کو روک سکتا ہو مگر اسے نہ روکنا۔

۱۵۔ امام کا محراب کے اندر کھڑے ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں ہے۔

۱۶۔ تنہا امام کا ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ اونچی جگہ پر کھڑے ہونا اور مقتدیوں کا نیچے کھڑے ہونا۔ اگر امام کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔

۱۷۔ ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں امام کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں یا سجدہ کی جگہ تصویر ہو۔

۱۸۔ ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جن پر کسی جاندار کی تصویر بنی ہو۔

۱۹۔ آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا لیکن اگر خشوع وخضوع کے لیے آنکھیں بند کرلی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۰۔ نماز میں آیتوں یا سورتوں یا تسبیحوں کو انگلیوں پر شمار کرنا۔

۲۱۔ چادر یا کوئی کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ باہر نہ نکل سکیں۔

۲۲۔ نماز میں انگڑائی لینا یا سستی اتارنا۔

۲۳۔ سجدہ کی حالت میں دونوں پیروں کا زمین سے اٹھانا۔

۲۴۔ فرض نماز میں قرآن کی ترتیب کے خلاف قرأت کرنا۔ مثلاً پہلی رکعت میں سورۂ نصر "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ الخ" پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورۂ الکافرون "قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ الخ" پڑھنا۔

۲۵۔ سنّت کے خلاف کوئی کام کرنا۔

سوالات

(۱) مکروہاتِ نماز کن چیزوں کو کہتے ہیں؟

(۲) مکروہاتِ نماز کتنے ہیں؟

سبق ۲۸

جماعت کا بیان

جماعت کا حکم

جماعت سے نماز پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ بعض علماء نے اسے فرض قرار دیا ہے اور بعض نے واجب۔ قرآن و حدیث میں نماز با جماعت کی سخت تاکید آئی ہے۔ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا:۔

"جماعت سے نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ بہتر ہے۔"

ایک بار آپؐ نے سخت لب و لہجہ میں فرمایا:۔

"میرا جی چاہتا ہے کہ جو لوگ اذان سننے کے بعد جماعت کے لئے گھروں سے نہیں آتے، میں اُن کے مکانوں میں آگ لگا کر ان کو جلا ڈالوں۔"

خود نبی کریمؐ اور صحابہؓ نے زندگی بھر نماز با جماعت کا اہتمام فرمایا۔ اس لئے ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نماز با جماعت کا اہتمام کرے۔ نماز با جماعت سے جہاں اجر و ثواب میں اضافہ ہوتا ہے وہیں پر بہت سے دوسرے فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں۔ مثلاً دوسرے مسلمان بھائیوں سے ملاقات ہوتی ہے، محلہ اور بستی کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو دیکھ کر عبادت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ آپس میں محبت بڑھتی ہے اور غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں، مسلمانوں کی طاقت اور شان و شوکت کا اظہار ہوتا ہے اور بھی بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کو فرض نماز جماعت سے پڑھنا چاہیئے۔ البتہ اذان و

اقامت کے ساتھ نفل نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔ رمضان میں تراویح کی نماز جماعت سے پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے اور وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مستحب ہے

جماعت کے حکم سے مستثنیٰ لوگ

درج ذیل افراد کو جماعت میں نہ آنے کی اجازت ہے۔ وہ اگر گھر میں تنہا نماز پڑھ لیں تو اُن پر کوئی مواخذہ نہیں۔

(۱) عورت (۲) نابالغ (۳) بیمار (۴) بیمار کی تیمارداری کرنے والا۔
(۵) لنگڑا لُولا یا اپاہج (۶) نابینا (۷) بہت بوڑھا شخص۔

وہ عذر جن کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینا جائز ہے

(۱) تیز بارش (۲) راستہ میں زیادہ کیچڑ (۳) رات میں آندھی کا چلنا (۴) سخت جاڑا (۵) سفر (۶) پاخانہ پیشاب کی ضرورت ہونا (۷) بھوک کی حالت میں کھانے کا سامنے آجانا۔

جماعت کے لئے صف بندی

نماز باجماعت کے لئے لوگ ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہوں۔ درمیان میں جگہ نہ چھوڑیں۔ صفوں کو بالکل سیدھا رکھیں جب تک اگلی صف پوری طرح نہ بھر جائے پچھلی صف میں کھڑے نہ ہوں۔ امام کے پیچھے پہلے مردوں کی صف ہو اور پھر بچوں کی، اگر عورتیں بھی جماعت میں شریک ہوں تو ان کی صف بچوں کی بھی صف کے پیچھے ہوگی۔

اگر ایک امام اور ایک مقتدی ہو تو مقتدی کو امام کے دائیں جانب ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیئے۔

سترہ اگر نمازی کسی ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہو یا امام پڑھا رہا ہو جہاں سے آدمیوں کے گذرنے کا اندیشہ ہو تو نمازی کو چاہیئے کہ وہ اپنے سامنے ایک اوٹ رکھ لے جو کم از کم ایک ہاتھ اونچی اور ایک انگلی کے برابر موٹی ہو۔ اس اوٹ کو سترہ کہتے ہیں۔ جب جماعت ہو رہی ہو اور صرف امام اپنے سامنے سترہ کھڑا کر لے تو یہ تمام مقتدیوں کی جانب سے کافی ہوگا۔

سوالات

(۱) نماز با جماعت کی فضیلت بیان کرو۔

(۲) کن لوگوں کو جماعت میں شریک نہ ہونے کی اجازت ہے ؟

(۳) کن عذرات کی وجہ سے جماعت چھوڑ دینا جائز ہے ؟

(۴) سترہ کسے کہتے ہیں ؟

سبق ۔ ۲۹

امامت کا بیان

امامت کا حکم نماز با جماعت کے لئے مقتدیوں کو اپنے میں سے ایک شخص کو اپنا امام بنانا چاہیئے۔ امام ایسے شخص کو بنایا جائے جو مقتدیوں میں دین کا زیادہ علم رکھنے والا اور دین کا زیادہ پابند ہو۔ چنانچہ نبی کریمؐ نے فرمایا:۔
"اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تمھاری نمازیں قبول ہوں تو اپنے میں سے بہتر شخص کو امام بناؤ۔"

امامت کا مستحق اگر اسلامی حکومت ہو تو خلیفہ امامت کا سب سے زیادہ مستحق ہے یا وہ شخص جس کو خلیفہ اپنا نائب بنا دے۔ اگر اسلامی حکومت نہ ہو تو امامت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو قرآن وحدیث اور شریعت کے احکام کا سب سے زیادہ علم رکھتا ہو بشرطیکہ وہ فاسق نہ ہو۔ اگر تمام مقتدی علم میں برابر ہوں تو اس شخص کو امام بنانا چاہیئے جو قرآن کو سب سے بہتر پڑھتا ہو اگر ان دونوں صفات میں سب مقتدی برابر ہوں تو اس شخص کو امام بنایا جائے جو تقویٰ اور پرہیزگاری میں سب سے زیادہ ہو۔ اگر ان صفات میں سب برابر ہوں تو اس شخص کو امام بنایا جائے جو عمر میں سب سے زیادہ ہو اور اگر سب کی عمریں برابر ہوں تو اس شخص کو امام بنایا جائے جو شرافت و خوش اخلاقی میں سب سے بہتر ہو اگر مذکورہ صفات میں سب لوگ برابر ہوں تو پھر اس شخص کو امام بنایا جائے جو ان میں

زیادہ باوقار اور خوب صورت ہو۔

جن لوگوں کی امامت مکروہ ہے

مندرجہ ذیل افراد کی امامت مکروہ ہے:

(۱) بدعتی :۔ جو شخص دین میں نئی باتیں ایجاد کرتا ہو یا غیر ضروری باتوں کو ضروری یا ضروری باتوں کو غیر ضروری قرار دیتا ہو۔

(۲) فاسق :۔ وہ شخص جو اسلام کے احکام کی خلاف ورزی کرتا ہو۔

(۳) جاہل :۔ وہ شخص جو دین کے ضروری مسائل کا علم نہ رکھتا ہو۔

(۴) ایسا نابینا شخص جو احتیاط سے کام نہ لیتا ہو۔ اگر نابینا احتیاط کرتا ہو تو اس کی امامت مکروہ نہیں۔

جن لوگوں کی امامت ناجائز ہے

(۱) مشرک :۔ جو خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہراتا ہو۔

(۲) کافر :۔ جو اسلام کی بنیادی باتوں میں سے کسی کا انکار کرتا ہو۔

(۳) دیوانہ یا نشہ کی حالت میں ہو۔

(۴) نابالغ بچہ :۔ جس کی عمر پندرہ سال سے کم ہو۔

(۵) عورت جبکہ وہ مردوں کی امامت کرے (اگر عورتوں کی امامت کرے تو جائز ہے)

(۶) اشارہ سے نماز پڑھنے والا جبکہ وہ رکوع اور سجدہ کرنے والوں کی امامت کرے۔

(۷) نفل پڑھنے والے شخص کی امامت فرض پڑھنے والے کے لئے جائز نہیں ۔

امام کی ذمہ داری

مقتدیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بہتر شخص کو اپنا امام بنائیں اور اس کی پیروی کریں ۔ اسی طرح امام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ مقتدیوں کا خیال رکھے اور اوسط درجہ کی نماز پڑھائے ۔ کیونکہ مقتدیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں کمزور بھی اور بوڑھے بھی اور جب امام یہ محسوس کرے کہ مقتدی اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے کتراتے ہیں تو اسے اپنی امامت پر اصرار نہیں کرنا چاہیئے ۔

سوالات

(۱) کیسے شخص کو امام بنانا چاہیئے ۔ ؟

(۲) کن لوگوں کی امامت ناجائز ہے ؟

(۳) کن لوگوں کی امامت مکروہ ہے ؟

(۴) امام کی کیا ذمہ داری ہے ؟

سبق ۳۰

اقتداء کا بیان

اقتداء کا مطلب اور حکم

اقتدار کے معنی ہیں اتباع اور پیروی کرنا۔ اس لئے اقتداء کرنے والے کو مقتدی کہتے ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ جو امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں مقتدی کہلاتے ہیں۔ مقتدی کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی نیت کرے ورنہ اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔ اقتدار کا مطلب یہ ہے کہ مقتدی قرأت کے علاوہ فرائض اور واجبات میں امام کی پیروی کرے۔ البتہ سنتوں اور مستحبات میں امام کی پیروی کرنا ضروری نہیں ہے۔

مقتدی کی تین قسمیں ہیں (۱) مدرِک (۲) مسبوق (۳) لاحق

(۱) مدرِک : وہ مقتدی ہے جو شروع سے آخر تک جماعت میں شریک رہا ہو یعنی اسے جماعت سے پوری نماز ملی ہو۔

(۲) مسبوق :۔ وہ مقتدی ہے جو ایک یا کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شریک ہوا ہو یعنی آخر کی نماز ملی ہو مگر شروع کی نماز چھوٹ گئی ہو۔

(۳) لاحق :۔ وہ مقتدی ہے جس کی درمیان کی یا آخر کی کچھ رکعتیں چھوٹ گئی ہوں مثلاً کوئی شخص شروع سے جماعت میں شریک رہا۔ پھر اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ وہ وضو کرنے گیا تو اس سے ایک یا دو رکعتیں چھوٹ گئیں اور پھر شریک ہو گیا تو ایسے شخص کو لاحق کہتے ہیں۔

مدرک چونکہ اپنی پوری نماز امام کے ساتھ پڑھتا ہے اس لئے
اس کی نماز کا الگ سے تذکرہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ البتہ مسبوق اور
لاحق کی کچھ رکعتیں چھوٹ جاتی ہیں اس لئے اس کی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پورا کرنے
کا صحیح طریقہ معلوم ہونا ضروری ہے۔

مسبوق جب امام سلام پھیرے تو مسبوق امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے
بلکہ کھڑا ہو جائے اور چھوٹی ہوئی رکعتوں کو اس طرح پڑھے
کہ گویا وہ شروع سے نماز پڑھ رہا ہے۔ مثلاً اگر اس کی ایک رکعت چھوٹی
ہے تو کھڑا ہو کر پہلے ثنا پڑھے پھر تعوذ پھر سورہ فاتحہ پڑھ کر کوئی سورت
ملائے اور پھر قاعدہ کے مطابق رکعت پوری کر کے سلام پھیرے۔ اور اگر
تین رکعت رہ گئی ہیں تو پہلے کھڑے ہو کر ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ پڑھے۔
اور ایک سورۃ ملائے۔ اور اس رکعت کو پورا کر کے قعدۂ اولیٰ کرے۔ پھر
کھڑے ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھے، اور اس کے ساتھ ایک سورت ملائے اور
رکعت پوری کرے اس کے بعد صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکعت پوری کرے
اور سلام پھیر دے۔

لاحق لاحق کی جتنی نماز چھوٹ گئی ہے پہلے اس نماز کو امام کا ساتھ چھوڑ
کر تنہا ادا کرے اور اس طرح ادا کرے جس طرح امام کے پیچھے ادا
کرتا ہے یعنی قرأت نہ کرے اور بعد میں امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہو
جائے اور اگر امام فارغ ہو چکا ہو تو اپنی باقی نماز بھی اس طرح پڑھے جس طرح
امام کے پیچھے پڑھی جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص پہلی رکعت میں امام کے ساتھ شریک رہا۔

دوسری رکعت میں اس کا وضو ٹوٹ گیا جب وہ وضو کر کے واپس آیا تو امام دوسری رکعت پڑھ چکا تھا تو لاحق کو چاہیئے کہ پہلے وہ دوسری رکعت پڑھے اور پھر امام کے ساتھ شریک ہو۔ اور اگر وضو سے واپسی پر امام نماز سے فارغ ہو چکا ہے تو وہ باقی نماز بھی اسی طرح پڑھے جس طرح امام کے پیچھے پڑھی جاتی ہے یعنی قرأت نہ کرے اور اگر سجدۂ سہو واجب ہو جائے تو سجدۂ سہو نہ کرے۔

سوالات

(۱) اقتدا کسے کہتے ہیں ؟

(۲) مقتدی کی کتنی قسمیں ہیں ؟

(۳) مسبوق کسے کہتے ہیں ؟ مسبوق اپنی فوت شدہ نماز کس طرح پڑھے ؟

(۴) لاحق کسے کہتے ہیں ؟ لاحق اپنی فوت شدہ نماز کس طرح پڑھے ؟

سبق ۳۱

نماز کے متفرق مسائل

جن صورتوں میں نماز کو توڑنا جائز ہے

نماز شروع کرنے کے بعد اس کو توڑنا جائز نہیں ہے۔ البتہ درج ذیل صورتوں میں نماز توڑ دینا جائز ہے۔

(۱) کسی موذی جانور کے تکلیف پہنچانے کا ڈر ہو۔

(۲) کسی ایسے نقصان کا اندیشہ ہو جس کی مالیت ایک درہم ہو۔

(۳) سواری یا قافلہ کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہو۔

(۴) نماز میں پیشاب یا پاخانے کا دباؤ ہو۔

(۵) کسی شخص کی ہلاکت کا اندیشہ ہو تو نماز توڑ دینا ضروری ہے۔ مثلاً اندھا شخص چلا جا رہا ہے اور اس کے سامنے کنواں ہے یا کوئی بچہ آگ یا کنویں میں گرنے والا ہے۔ اس طرح کے حالات میں نمازی اگر اپنی نماز نہ توڑے تو سخت گنہ گار ہوگا۔

(۶) ماں باپ اگر کسی مصیبت کی وجہ سے پکاریں تب بھی نماز توڑ دینا واجب ہے۔

قضا نماز پڑھنا

جو نماز وقت پر پڑھی جاتی ہے اسے "ادا" کہتے ہیں اور جو نماز وقت پر نہ پڑھی جائے اسے "قضا"

کہتے ہیں۔ قضا نماز کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ فوت شدہ نماز جب بھی یاد آجائے اسی وقت پڑھ لی جائے۔ اگر کئی نمازیں قضا ہوجائیں تو انھیں ایک وقت میں بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ سنّتوں اور نفلوں کی قضا نہیں اسی طرح نمازِ جمعہ اور نمازِ عیدین کی قضا نہیں اگر نمازِ جمعہ فوت ہوجائے تو نمازِ ظہر پڑھنا چاہیئے۔ البتہ نمازِ فجر کی سنّتیں اگر رہ جائیں تو اُن کی قضا سورج نکلنے کے بعد زوال سے پہلے پہلے پڑھ لی جائے۔

سفر کے دوران اگر کوئی نماز قضا ہوجائے اور حالتِ قیام میں اسے پڑھا جائے تو اس کو بھی قصر کرنا چاہیئے۔ اگر حالتِ قیام میں کوئی نماز قضا ہوجائے اور حالتِ سفر میں اسے پڑھا جائے تو اس کو قصر نہ کرنا چاہیئے۔

اگر کسی شخص کی پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہیں چاہے وہ مسلسل قضا ہوئی ہوں یا مختلف اوقات میں تو ان نمازوں کو ترتیب سے ادا کرنا ضروری ہے۔ ایسے شخص کو صاحبِ ترتیب کہتے ہیں جب تک صاحبِ ترتیب قضا نمازوں کو نہ پڑھ لے اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ادا نماز پڑھے۔ اگر کوئی صاحبِ ترتیب قضا نمازوں کو پڑھے بغیر ادا نماز پڑھ لے تو قضا نماز پڑھنے کے بعد اسے ادا نماز کو دہرانا ہوگا۔ جس شخص کی پانچ سے زیادہ نمازیں قضا ہوجائیں وہ صاحبِ ترتیب نہیں رہتا۔ اور اس کے لئے قضا نمازوں کو ترتیب سے پڑھنا ضروری نہیں اور وہ قضا نمازوں کو پڑھے بغیر بھی ادا نماز پڑھ سکتا ہے۔ البتہ قضا نمازوں کو نہ پڑھنے کا گناہ اس کے سر رہے گا۔

جہری اور سرّی نمازوں میں قراُت | اگر نماز جماعت سے پڑھی

جائے خواہ قضا ہو یا ادا تو امام کے لئے ضروری ہے کہ جہری نماز میں جہر سے قرأت کرے اور سرّی نمازوں میں بغیر جہر کے قرأت کرے اور اگر کوئی شخص اکیلے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو جہری نماز میں اختیار ہے کہ قرأت جہر سے کرے یا آہستہ سے لیکن جہر سے قرأت کرنا اس کے لئے بہتر ہے۔

قرأت کی مسنون مقدار

نمازی حالتِ سفر میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی بھی سورت پڑھ سکتا ہے۔ البتہ حالتِ قیام میں قرأت کی مسنون مقدار کا اہتمام کرنا بہتر ہے۔ قرأت کی مسنون مقدار نیچے درج کی جاتی ہے۔

فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل پڑھنا مسنون ہے۔ طوالِ مفصل ۔ سورۃ "الحجرات" سے سورۂ "البروج" تک کی سورتوں کو کہتے ہیں۔ عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصل پڑھنا مسنون ہے اوساطِ مفصل سورۃ "الطارق" سے سورۃ "اَلْبَیِّنَہ تک کی سورتوں کو کہتے ہیں۔ مغرب میں قصارِ مفصل پڑھنا مسنون ہے۔ قصارِ مفصل سورۃ "الزلزال" سے سورۃ "ناس" تک کی سورتوں کو کہتے ہیں۔

سوالات

(۱) ادا اور قضا نماز میں کیا فرق ہے ؟ (۲) صاحبِ ترتیب کسے کہتے ہیں ؟

(۳) کن صورتوں میں نماز توڑنا جائز ہے ؟ (۴) کن صورتوں میں نماز توڑنا واجب ہے ؟

(۵) پانچوں نماز میں قرأت کی مسنون مقدار لکھو !

سبق ۳۲

نمازِ وتر اور نمازِ تراویح

نمازِ وتر کا حکم

نماز وتر واجب ہے۔ یہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے اس نماز کے پڑھنے کی بڑی تاکید ہے۔ نبی کریم ؐ نے فرمایا کہ جو شخص نماز وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اگر وتر کی نماز کسی وجہ سے فوت ہو جائے تو اس کی قضا، پڑھنا واجب ہے۔ اس نماز کو "وتر" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی رکعتیں طاق ہوتی ہیں۔

نمازِ وتر کی ترکیب

نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہیں۔ نمازِ وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی دو رکعتیں فرض نماز کی طرح پڑھی جائیں گی۔ دوسری رکعت کے بعد قعدہ میں صرف تشہد پڑھے اور کھڑا ہو جائے۔ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس کے بعد کوئی سورۃ ملائے۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھائے۔ اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے۔ اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو وہ کوئی مسنون دعا پڑھے۔ البتہ دعائے قنوت یاد کرنے کی کوشش جاری رکھے!

رمضان میں نمازِ وتر جماعت سے پڑھنا مستحب ہے۔ امام تینوں رکعتوں میں قرأت جہر سے کرے گا۔ البتہ دعائے قنوت امام اور مقتدی سب خاموشی سے پڑھیں گے۔ مقتدی کے دعائے قنوت پوری کرنے سے پہلے اگر امام رکوع میں

چلا جائے تو مقتدی کو دعائے قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا جانا چاہیئے۔

نمازِ تراویح

نمازِ تراویح صرف رمضان المبارک میں پڑھی جاتی ہے۔ یہ مردوں اور عورتوں کے لئے سنّتِ مؤکدہ ہے۔ حدیث میں نمازِ تراویح کی بڑی تاکید ہے۔ نمازِ تراویح نمازِ عشاء کے بعد اور نمازِ وتر سے پہلے پڑھی جاتی ہے اور اس کا وقت صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے۔ وتر کے بعد بھی تراویح کی نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

نمازِ تراویح کا طریقہ

نمازِ تراویح کی بیس ۲۰ رکعات مسنون ہیں۔ یہ بیس ۲۰ رکعتیں دو ۲ دو ۲ کر کے پڑھی جائیں۔ یعنی دس ۱۰ سلام کے ساتھ ادا کی جائیں۔ ہر چار رکعت کے بعد آرام کے لئے بیٹھنا مستحب ہے۔ اس کو ترویحہ کہتے ہیں۔ ترویحہ میں خاموش بھی بیٹھ سکتے ہیں اور ذکر و تسبیح بھی کر سکتے ہیں۔ پورے رمضان میں ایک قرآن ختم کرنا سنّت ہے۔

سوالات

(۱) نمازِ وتر میں کتنی رکعات ہیں ؟

(۲) نمازِ وتر سنّت ہے یا واجب یا فرض ؟

(۳) نمازِ وتر کس طرح پڑھی جاتی ہے ؟

(۴) نمازِ تراویح کا کیا وقت ہے ؟

(۵) نمازِ تراویح کی کتنی رکعات ہیں اور انھیں کتنے سلاموں سے پڑھنا چاہیئے ؟

سبق ۳۳

بیمار کی نماز

فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے۔ البتہ نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے لیکن بیمار کے لئے درج ذیل صورتوں میں فرض نماز بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔

(۱) اگر بیمار میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو۔

(۲) بیمار کو کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہو۔

(۳) کھڑے ہونے سے بیماری بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

(۴) کھڑے ہونے سے سر چکراتا ہو اور گرنے کا اندیشہ ہو۔

(۵) کھڑے ہونے کی طاقت ہو مگر رکوع اور سجدہ نہ کر سکتا ہو۔

اس طرح کی تمام صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔ بیٹھ کر نماز پڑھتے وقت رکوع کرنے کے لئے نمازی آدھا جھکے گا اور سجدہ عام نمازوں کی طرح کرے گا۔ اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے والا شخص بیماری کی شدت سے رکوع وسجدہ نہ کر سکتا ہو تو سر جھکا کر اشارہ سے رکوع وسجدہ کرے گا اور سجدہ کے اشارے کے لئے رکوع کے اشارے سے زیادہ سر جھکائے گا۔

اگر بیمار میں بیٹھنے کی بھی سکت نہ ہو تو پھر لیٹ کر نماز پڑھے اس کی بہتر صورت یہ ہے کہ مشرق کی طرف سر کر کے چت لیٹ جائے۔ سر کے نیچے تکیہ رکھے تاکہ سر اونچا

ہو کر قبلہ کی طرف ہو جائے اور دونوں پاؤں کو کھڑا کرلے ۔ انھیں پھیلانا مناسب نہیں ۔ اگر پاؤں کو کھڑا نہ کر سکتا ہو تو پھیلانے میں کوئی حرج نہیں اور نیت باندھ کر نماز شروع کر دے ۔ رکوع اور سجدہ کرنے کے لئے سر جھکا کر اشارہ کرے ۔ چت لیٹ کر نماز پڑھنا افضل ہے ۔ لیکن اگر بائیں یا دائیں کروٹ سے لیٹ کر نماز پڑھنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے ۔ البتہ سر اپنا قبلہ کی طرف رکھے ۔ اگر دائیں کروٹ لیٹنا ہو تو پیر جنوب کی طرف رکھے اور سر شمال کی طرف اور بائیں کروٹ لیٹنا ہو تو پیر شمال کی طرف رکھے اور سر جنوب کی طرف اس طرح کروٹ سے لیٹنے میں سر خود بخود قبلہ کی طرف رہے گا اور پھر اشارے سے نماز پڑھے ۔ اگر مریض اشارے سے نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو نماز مؤخر کرے ۔ اگر ایک دن رات سے زیادہ مریض کی یہی حالت رہتی ہے تو اس کے لئے نماز معاف ہوگی ۔ صحت یاب ہونے پر اس دوران کی نمازوں کی قضا بھی اس کے لئے ضروری نہیں لیکن اگر ایک دن رات کے اندر اس میں اتنی طاقت آگئی کہ سر کے اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے تو اس دوران کی نمازوں کی قضا اس پر لازم ہوگی ۔ (یہ نمازیں پانچ سے کم ہوں گی)

سوالات

(۱) بیمار کے لئے فرض نماز بیٹھ کر پڑھنا کب جائز ہے ؟

(۲) لیٹ کر نماز پڑھنا کب جائز ہے ؟

(۳) اگر بیمار بیٹھ تو سکتا ہے مگر رکوع و سجدہ نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے ؟

(۴) اگر بیمار سر سے اشارہ نہ کر سکتا ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے ؟

سبق ۳۴

مسافر کی نماز

مسافر کی نماز شریعت میں مسافر اس شخص کو کہتے ہیں جو کسی ایسی جگہ کے سفر کا ارادہ کرے جو اس کی بستی سے ۴۸ میل دور ہو۔ خواہ وہ پیدل سفر کرے یا کسی معمولی سواری سے یا کسی تیز سواری سے، چاہے وہ چند گھنٹوں یا منٹوں میں وہاں پہنچ جائے۔

مسافر کو شریعت نے یہ سہولت دی ہے کہ وہ سفر میں قصر کرے۔ قصر کا مطلب یہ ہے کہ چار رکعت والی فرض کی نمازوں میں صرف دو رکعت پڑھے۔ یعنی ظہر، عصر، عشاء میں دو دو رکعت فرض پڑھے، البتہ فجر، مغرب اور وتر کی نمازوں میں کوئی کمی نہ کرے۔ مسافر کو سنّتوں کے سلسلہ میں بھی اختیار ہے چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔

قصر کی مدّت مسافر جب تک سفر میں رہے قصر کرتا رہے۔ اگر مسافر کسی بستی میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کرلے تو وہ مقیم ہو جاتا ہے اور قصر کی سہولت ختم ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص کہیں پر دس دن کے ارادہ سے ٹھہرتا ہے مگر اس کا کام پورا نہیں ہوتا۔ پھر وہ دس دن ٹھہرنے کی نیت کرتا ہے اور اس طرح پندرہ دن سے زیادہ ہو جائیں تب بھی وہ مسافر رہے گا اور قصر کرے گا۔

مسافر کی امامت واقتداء اگر مسافر شخص کسی ایسے امام کے پیچھے نماز

پڑھ رہا ہے جو مقیم ہے تب مسافر کو اس کی اقتدا میں پوری نماز پڑھنا چاہیئے اور قصر نہیں کرنا چاہیئے۔

اگر مسافر امامت کر رہا ہو اور مقتدی مقیم ہو تو امام قصر کرے۔ چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دے اور مقتدیوں سے یہ کہہ دے کہ تم لوگ اپنی نمازیں پوری کر لو، میں مسافر ہوں۔ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقتدی بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں اور اپنی اپنی دو رکعتیں پوری کر لیں لیکن ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت نہ پڑھیں اور اگر کوئی سہو ہو جائے تو سجدۂ سہو بھی نہ کریں۔

متفرق مسائل

اگر سفر میں کوئی نماز چھوٹ جائے اور اس کی قضا سفر سے واپسی کے بعد پڑھی جائے تو اس کی قصر کی جائے گی اور اگر کسی مقیم کی نماز چھوٹ گئی تھی اب سفر میں وہ اس کی قضا پڑھنا چاہتا ہے تو پوری پڑھے، قصر نہ کرے۔

اگر کسی وجہ سے سواری میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی گنجائش نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ نماز کا تحریمہ باندھتے ہوئے اپنا منھ قبلہ کی طرف کر لے اگر نماز کے درمیان میں سواری مثلاً ریل، ہوائی جہاز وغیرہ کے گھوم جانے سے قبلہ بدل جائے تو آدمی نماز ہی کے اندر گھوم کر اپنا رُخ قبلہ کی طرف کر لے۔

سوالات

(۱) شریعت کی اصطلاح میں مسافر کسے کہتے ہیں ؟

(۲) قصر کا مطلب کیا ہے ؟

(۳) قصر کی مدت کتنی ہے ؟

(۴) اگر مسافر کسی مقیم کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے تو کیا وہ دُو رکعت کے بعد سلام پھیر کر الگ ہو جائے ؟

(۵) اگر مسافر عصر کی نماز میں امامت کر رہا ہے اور اس کے پیچھے مقیم لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو کیا وہ انھیں چار رکعت پڑھائے گا ؟

(۶) مسافر کی عشار کی نماز قضا ہو گئی اب وہ مقیم ہونے کے بعد پڑھنا چاہتا ہے تو وہ پوری نماز پڑھے یا قصر کرے ۔ ؟

سبق ۳۵

جمعہ کی نماز

نمازِ جمعہ کا حکم نمازِ جمعہ پانچوں نمازوں کی طرح فرض عین ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ۔

اے ایمان لانے والو! جب تمھیں جمعہ کے روز نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

نبی کریم ؐ نے بہت سی احادیث کے ذریعہ نمازِ جمعہ کی اہمیت و فضیلت کو واضح فرمایا۔ ایک بار نہایت سخت لہجہ میں فرمایا کہ جو لوگ نماز جمعہ کے لئے نہیں آتے اور گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ خود جاکر ان کے گھروں میں آگ لگا دوں۔

جمعہ کے دن مؤمن کو چاہیئے کہ وہ غسل کرے اور کپڑے بدلنے کا اہتمام کرے، سرمہ، عطر، مسواک کا بھی اہتمام کرے۔ اذان کے بعد کاروبار بند کر دے اور مسجد میں جاکر پہلی صف میں جگہ لینے کے لئے کوشش کرے۔

نمازِ جمعہ صحیح ہونے کے شرائط نمازِ جمعہ کے صحیح ہونے کے لئے پانچ شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) "مصر جامع" یعنی شہر یا قصبہ یا بڑا گاؤں ہونا (چھوٹے گاؤں میں نمازِ جمعہ جائز نہیں)

(۲) ظہر کا وقت ہونا :- نمازِ جمعہ نہ ظہر کے وقت سے پہلے جائز ہے نہ بعد میں۔

(۳) خطبہ :- نمازِ جمعہ سے پہلے خطبہ ہونا ضروری ہے۔ اگر خطبہ نہ دیا جائے تو نمازِ جمعہ صحیح نہیں ہوگی۔

(۴) جماعت :- اس کا مطلب یہ ہے کہ نمازِ جمعہ میں امام کے علاوہ کم از کم تین آدمی مقتدی ہوں تب جمعہ کی نماز صحیح ہوگی ورنہ نہیں۔

(۵) اذنِ عام :- یعنی نمازِ جمعہ ایسی جگہ ادا کی جائے جہاں ہر شخص کو شریک ہونے کی اجازت ہو۔

نمازِ جمعہ واجب ہونے کے شرائط

نمازِ جمعہ کسی شخص پر اس وقت واجب ہوتی ہے جب اس میں چھ شرطیں پائی جائیں۔

(۱) مرد ہونا ——— عورت پر نمازِ جمعہ واجب نہیں۔

(۲) آزاد ہونا ——— غلام پر نمازِ جمعہ واجب نہیں۔

(۳) بالغ ہونا ——— نابالغ پر نمازِ جمعہ واجب نہیں۔

(۴) عاقل ہونا ——— پاگل پر نمازِ جمعہ واجب نہیں۔

(۵) صحیح اور تندرست ہونا۔ بیمار، نابینا اور اپاہج وغیرہ پر نمازِ جمعہ واجب نہیں۔

(۶) مقیم ہونا ——— مسافر پر نمازِ جمعہ واجب نہیں۔

نمازِ جمعہ کی رکعات پہلے چار رکعات سنّت، پھر دو رکعت فرض پھر چار رکعت سنّت پھر دو رکعت سنّت۔ (کل بارہ رکعات)

خطبہ کے آداب جب امام خطبہ کے لئے اٹھ کھڑا ہو تو کوئی نماز نہ پڑھی جائے۔ توجہ امام کے پورے خطبہ کو نہایت خاموشی اور غور و فکر سے سنا جائے۔
خطبہ کے دوران باتیں کرنا، نماز پڑھنا، کھانا، پینا، کسی بات کا جواب دینا، ذکر و تسبیح کرنا۔ سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا کسی بات سے روکنا یعنی ہر وہ کام جس سے خطبہ کے سننے میں خلل پڑتا ہو مکروہِ تحریمی ہے۔

متفرق مسائل (۱) جن لوگوں پر نمازِ جمعہ واجب نہیں ہے جیسے مسافر، بیمار وغیرہ اگر یہ جمعہ کی نماز پڑھ لیں تو ان کی نماز ہو جائے گی اور انھیں ظہر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

(۲) جن لوگوں پر نمازِ جمعہ واجب نہیں ان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ظہر کی نماز جماعت سے پڑھیں۔ بلکہ انھیں اپنی اپنی نماز پڑھنا چاہیئے۔

(۳) خطبہ کی اذان خطیب کے سامنے ہونی چاہیئے۔ چاہے وہ پہلی صف میں ہو یا دوسری تیسری میں

(۴) جو شخص خطبہ دے وہی نماز بھی پڑھائے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص نماز پڑھا دے تو جائز ہے۔ بشرطیکہ اس نے خطبہ سنا ہو۔

سوالات

(۱) نماز جمعہ کا کیا حکم ہے؟

(۲) نمازِ جمعہ واجب ہونے کی شرائط کیا ہیں ؟

(۳) نمازِ جمعہ صحیح ہونے کے لئے کتنی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے ؟

(۴) نمازِ جمعہ میں کتنی رکعات ہیں ؟

(۵) خطبۂ جمعہ کے آداب لکھو ؟

سبق ۳۶

عیدین کی نماز

نمازِ عیدین کا حکم

عیدین سے مراد عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں۔ عید الفطر رمضان ختم ہونے پر اس خوشی میں منائی جاتی ہے کہ رمضان کے روزے جو اللہ تعالیٰ نے فرض کیے تھے اس کے فضل وکرم سے ان کی ادائیگی میں کامیابی حاصل ہوئی۔ عید الاضحیٰ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی یادگار میں منائی جاتی ہے۔ ان دونوں عیدوں کے دن ہر مسلمان کو جائز حدود میں خوشی منانی چاہیئے اور نمازِ عید ادا کر کے خدا کے شکر کا اظہار کرنا چاہیئے۔

عید کی نماز پڑھنا واجب ہے اس نماز کے صحیح اور واجب ہونے کے لئے وہی شرائط ہیں جو نمازِ جمعہ کے ہیں۔ البتہ خطبہ نمازِ جمعہ کے لئے تو شرط ہے مگر نمازِ عیدین کے لئے شرط نہیں۔ نمازِ جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے اور نمازِ عید میں خطبہ نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

نمازِ عیدین کی رکعات اور وقت

نمازِ عیدین میں دو رکعت چھ۶ زائد تکبیروں کے ساتھ پڑھنا واجب ہے۔ نمازِ عیدین کا وقت سورج کی روشنی تیز ہونے کے بعد سے شروع ہوتا ہے یعنی جب سورج اپنے مطلع سے ایک ہاتھ بلند ہو جائے اور زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔

نمازِ عیدین کا طریقہ

نمازِ عیدین کے لئے فرض نمازوں کی طرح اذان اور اقامت نہیں ہے۔ جب آدمی عید کی نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے یہ نیت کرے کہ میں نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی چھ زائد تکبیروں کے ساتھ اس امام کے پیچھے پڑھتا ہوں اور امام مقتدیوں کو نماز پڑھانے کی نیت کرے۔ اس کے بعد تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور ثنا پڑھے۔ پھر امام کے ساتھ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے اور چھوڑ دے۔ پھر دوسری بار بھی اسی طرح کرے تیسری بار ہاتھ چھوڑنے کے بجائے باندھ لے۔ اب امام تعوذ، تسمیہ آہستہ سے پڑھے اور سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت جہر سے پڑھے۔ اس دوران مقتدی خاموش کھڑا رہے۔ پھر حسب معمول رکوع و سجدہ کر کے رکعت کو پورا کرے اور دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ امام آہستہ سے تسمیہ پڑھے اس کے بعد سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت جہر سے پڑھے۔ اس دوران مقتدی خاموش کھڑا رہے۔ پھر اس کے ساتھ (امام کے ساتھ) اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور چھوڑ دے۔ پھر دوسری اور تیسری بار بھی اسی طرح کرے، چوتھی بار رکوع کے لئے تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلا جائے چوتھی تکبیر پہ ہاتھ نہ اٹھائے جائیں کیونکہ یہ رکوع والی تکبیر ہوتی ہے۔ اس کے بعد عام قاعدہ کے مطابق نماز پوری کرے۔ نماز کے بعد امام خطبہ دے اور مقتدی خاموشی سے سنیں۔ عیدین میں بھی دو خطبے ہیں اور دونوں کے درمیان بیٹھنا مسنون ہے۔

نمازِ عیدین کی مدت

عید الفطر کی نماز شوال کی پہلی تاریخ کو پڑھی جاتی

ہے۔ اگر کسی وجہ سے پہلی تاریخ کو نہ پڑھی جاسکے۔ تو شوال کی دوسری تاریخ کو پڑھ لینا چاہیئے۔ مگر دوسری تاریخ کے بعد عید الفطر کی نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ عید الاضحیٰ کی نماز ذی الحجہ کی دسویں تاریخ سے بارہویں تاریخ تک پڑھ سکتے ہیں۔

عیدین کے دن مسنون کام

(۱) غسل کرنا۔ مسواک کرنا اور بدن کی صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا۔

(۲) اپنے پاس موجود کپڑوں میں سے سب سے اچھا لباس پہننا۔

(۳) خوشبو وغیرہ استعمال کرنا۔

(۴) عیدگاہ میں عید کی نماز پڑھنا۔

(۵) عید الفطر میں نمازِ عید کے لئے جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا۔ عید الاضحیٰ کے دن نمازِ عید سے پہلے کچھ نہ کھانا بلکہ نماز کے بعد قربانی کا گوشت کھانا۔

(۶) عید الفطر کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے صدقہ ادا کر دینا۔

(۷) عیدگاہ اول وقت جانا اور پیدل جانا۔

(۸) عیدگاہ ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

(۹) عیدگاہ جلتے ہوئے عید الفطر کے دن آہستہ سے اور عید الاضحیٰ کے دن زور سے تکبیر تشریق پڑھنا۔

(۱۰) نمازِ عید سے پہلے گھر یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا۔

(۱۱) نمازِ عید کے بعد عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا۔

تکبیرِ تشریق

تکبیرِ تشریق یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

یہ تکبیر ذی الحجہ کی نو ۹ تاریخ کو فجر کی نماز سے شروع کرتے ہیں اور تیرہ ۱۳ تاریخ کو نمازِ عصر تک پڑھتے ہیں۔ ان ایام میں ہر فرض نماز کے بعد اس تکبیر کا کہنا ان تمام لوگوں کے لیے واجب ہے جن کے لیے نمازِ عیدین واجب ہے۔ تکبیرِ تشریق کا زور سے پڑھنا واجب ہے۔ خواتین اور مسافر وغیرہ کے لیے اس تکبیر کا پڑھنا واجب نہیں اگر خواتین یہ تکبیر پڑھیں تو انھیں آہستہ سے پڑھنا چاہیئے۔

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو یوم عرفہ کہتے ہیں، دسویں تاریخ کو یومِ نحر کہتے ہیں اور گیارہویں، بارہویں اور تیرھویں تاریخ کو ایامِ تشریق کہتے ہیں۔

سوالات

(۱) عید الفطر کیوں منائی جاتی ہے؟

(۲) عید الاضحیٰ کیوں منائی جاتی ہے؟

(۳) نمازِ عید کا وقت کیا ہے؟

(۴) نمازِ عید میں کتنی رکعات پڑھی جاتی ہیں؟

(۵) نمازِ عید پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

(۶) ایامِ تشریق کن دنوں کو کہتے ہیں؟

(۷) تکبیرِ تشریق زبانی یاد کرکے سناؤ؟

سبق ۳۷

جنازہ کی نماز

نمازِ جنازہ کا حکم جب کوئی مسلمان بھائی مر جائے تو اس کا دوسرے لوگوں پر یہ حق ہے کہ لوگ اس کی نمازِ جنازہ اور تکفین و تدفین میں شریک ہوں اور اس کے لئے دعا و استغفار کریں۔ نمازِ جنازہ دراصل میت کے لئے دعائے مغفرت ہے اور نمازِ جنازہ پڑھنے کی احادیث میں بڑی تاکید آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ۔

جو شخص کسی جنازہ میں نماز پڑھنے تک شریک رہے اسے ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو تدفین تک جنازہ میں شرکت کرے اسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ دو قیراط کی مقدار کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے یعنی اگر کچھ مسلمان نمازِ جنازہ پڑھ لیں تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی اور اگر کوئی بھی نہ پڑھے تو سب گنہگار ہوں گے۔ نمازِ جنازہ میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو شرکت کرنا چاہیئے۔

نمازِ جنازہ کی شرطیں نمازِ جنازہ کے لئے پانچ شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) میّت کا مسلمان ہونا۔
(۲) میّت کا پاک ہونا۔
(۳) میّت کے کفن کا پاک ہونا۔
(۴) میت کے ستر کا ڈھکا ہونا
(۵) جنازہ کا نمازی کے سامنے رکھا ہوا ہونا۔

یہ شرطیں میّت سے متعلق ہیں۔ نمازی سے متعلق ان تمام شرطوں کا ہونا ضروری ہے جو نماز کی شرائط میں گذر چکی ہیں۔

نمازِ جنازہ کے فرائض

نمازِ جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں۔

(۱) چار مرتبہ "اللہ اکبر" کہنا۔
(۲) کھڑے ہوکر نماز پڑھنا۔

نمازِ جنازہ کی سنّتیں

نمازِ جنازہ میں تین چیزیں سنّت ہیں۔

(۱) خدا تعالیٰ کی حمد کرنا۔
(۲) نبیٔ کریمؐ پر درود شریف بھیجنا۔
(۳) میّت کے لئے دعا کرنا۔

نمازِ جنازہ کی ترکیب

جب جنازہ تیار ہوجائے تو اسے امام کے سامنے رکھا جائے۔ امام میت کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو۔ امام کے پیچھے نمازی اپنی صفیں بنائیں۔ صفوں کی تعداد طاق رکھی جائے یعنی

ایک، تین، پانچ، سات وغیرہ۔ بہتر ہے کہ کم از کم تین صفیں بنائی جائیں اور زیادہ آدمی ہوں تو زیادہ صفیں بنائی جائیں۔ اس کے بعد نمازِ جنازہ کی نیت کریں اور اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عام نمازوں کی طرح انھیں ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثنا پڑھیں اس کے بعد تکبیر کہیں مگر ہاتھ نہ اٹھائیں اور درود شریف پڑھیں پھر ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری تکبیر کہیں اور میت کے لحاظ سے دعا پڑھیں پھر بدستور ہاتھ باندھے ہوئے چوتھی تکبیر کہیں۔ اس کے بعد سلام پھیر دیں۔ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف۔ امام تکبیر اور سلام کے الفاظ زور سے ادا کرے اور مقتدی آہستہ سے ادا کریں۔

نمازِ جنازہ کی دعائیں

اگر جنازہ بالغ مرد یا عورت کا ہو تو تیسری تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ	اے اللہ ہم میں سے زندوں کی، مُردوں کی، حاضروں کی، غائبوں کی، چھوٹوں کی، بڑوں کی مغفرت فرما۔ ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے تو وفات دے اس کو ایمان کی حالت میں وفات دے۔

اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا	اے خدا تو اس بچہ کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا اس کو تو ہمارے لئے باعثِ اجر اور

وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا — ذخیرۂ ثواب بنا اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والا بنا اور اس کی شفاعت قبول فرما۔

اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو یہ دعا پڑھی جائے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا — اے اللہ تو اس بچی کو ہماری نجات کے

وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا — لئے آگے جانے والی بنا تو اس کو ہمارے

وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً — لئے باعث اجر اور ذخیرۂ ثواب بنا۔ اس کو ہماری شفاعت کرنے والی بنا اور اس کی شفاعت کو قبول فرما۔

سوالات

(۱) نمازِ جنازہ فرض ہے یا واجب یا سنّت ؟

(۲) نمازِ جنازہ کی شرائط کیا کیا ہیں ؟

(۳) نمازِ جنازہ میں کتنے فرض ہیں اور کیا کیا ؟

(۴) نمازِ جنازہ میں کتنی سنّتیں ہیں ؟

(۵) نمازِ جنازہ کی دعائیں یاد کرکے سناؤ !

سبق ۳۸

سجدۂ سہو

سہو کے معنیٰ بھول جانے کے ہیں. نماز میں آدمی سے تین طرح کی بھول ہو سکتی ہے :

۱۔ نماز میں کسی سنت یا مستحب کو بھول جائے. ایسی بھول سے نماز میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوتی ۔ البتہ جان بوجھ کر سنت کو چھوڑ دینا گناہ ہے. مگر سجدۂ سہو یا نماز دُہرانے کی ضرورت پھر بھی نہیں. مستحب کو چھوڑ دینے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا ۔

۲۔ نماز میں کسی فرض کو بھول جائے. مثلاً رکوع نہ کرے یا سجدہ نہ کرے تو اس شکل میں نماز نہیں ہوتی ہے. نماز کو دہرانا ضروری ہے ۔

۳۔ آدمی کسی واجب کو بھول جائے یا کسی فرض یا واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے تو اس سے نماز میں جو خرابی واقع ہوتی ہے اس کی تلافی کے لئے "سجدۂ سہو" رکھا گیا۔

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد نمازی دائیں طرف سلام پھیرے اور اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے. تین مرتبہ سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ پڑھے اور اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھ جائے پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرے۔

دوسرے سجدہ کے بعد تشہد، درود اور دعا پڑھ کر نماز کو مکمل کرے۔

سجدۂ سہو واجب ہونے کی صورتیں

۱۔ اگر کوئی واجب چھوٹ جائے مثلاً چار رکعت والی نماز میں قعدۂ اولیٰ میں نہ بیٹھے۔ (۲) کسی واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے۔ مثلاً سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد آدمی کچھ دیر ٹھہرا رہے اور پھر سورۃ ملائے۔ تاخیر سے مراد اتنی دیر ہے جتنی دیر میں تین مرتبہ تسبیح پڑھی جا سکتی ہو۔ (۳) کسی واجب کی ادائیگی کی کیفیت میں تبدیلی ہو جائے۔ مثلاً سری نماز میں کوئی جہر سے قرأت کرے، یا جہری نماز میں کوئی آہستہ سے قرأت کرے۔ (۴) کسی فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے۔ مثلاً قرأت کرنے کے بعد ٹھہرا رہے اور کچھ دیر بعد رکوع کرے۔
(۵) کسی فرض کو اس کے مقام سے پہلے ادا کرے مثلاً رکوع سے پہلے سجدہ کرے۔
(۶) کسی فرض کو دوبارہ ادا کر لیا جائے مثلاً کوئی دو رکوع کرے، تین سجدے کرے۔

سجدۂ سہو کے متفرق مسائل

- اگر نمازی دونوں طرف سلام پھیر لے۔ پھر اس کو یاد آئے کہ اس پر سجدہ واجب ہے تو اگر اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو پھر سجدۂ سہو کرے لیکن اگر وہ کوئی ایسا کام کر چکا ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مثلاً اس نے بات کر لی یا اس کا سینہ قبلہ سے پھر گیا تو اب اس کے لئے سجدہ سہو کرنا جائز نہیں۔ اب اس کو اپنی نماز دہرانا چاہیئے۔

- اگر کوئی شخص التحیات پڑھنے کے بعد سلام پھیرے بغیر سجدۂ سہو کرلے تو جائز ہے۔
- اگر ایک نماز میں کئی باتیں ایسی ہو جائیں جن میں سے ہر ایک پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو ان سب کے لئے ایک سجدۂ سہو کرلینا کافی ہے۔
- اگر امام پر سجدۂ سہو واجب ہو جائے تو امام کے ساتھ مقتدی بھی سجدۂ سہو کریں۔
- اگر مقتدی سے کوئی ایسی بات ہو جائے جس پر سجدۂ سہو واجب ہوتا ہو تو نہ مقتدی سجدۂ سہو کرے اور نہ امام۔
- اگر مسبوق سے اپنی نماز ادا کرتے ہوئے سہو ہو جائے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے۔
- کوئی شخص چار رکعت والی نماز میں قعدۂ اولیٰ کرنا بھول گیا اور پوری طرح کھڑا ہو گیا تو پھر نہ بیٹھے بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کرلے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر پوری طرح کھڑا نہیں ہوا تھا بلکہ کھڑا ہو جانا چاہتا تھا تو بیٹھ جائے اور اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں۔ اس کی اصل یہ ہے کہ اگر بیٹھنے کے قریب ہو تو بیٹھ جائے اور اگر کھڑا ہونے کے قریب ہو تو کھڑا ہو جائے۔
- کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے لگا۔ اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھ لی یا تشہد پڑھ کر اتنی دیر خاموش بیٹھا رہا تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اس

سے کم درود پڑھی ہے تو سجدۂ سہو واجب نہیں۔

سوالات

(۱) سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں ؟

(۲) سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ کیا ہے ؟

(۳) کن صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا ضروری ہے ؟

سبق ۳۹

سجدۂ تلاوت کا بیان

سجدۂ تلاوت کا حکم قرآن پاک میں چودہ آیات ایسی ہیں کہ ان کو پڑھنے یا سننے سے ایک سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ ان آیات کو آیاتِ سجدہ کہتے ہیں اور ان آیات میں سے کسی ایک کو پڑھنے یا سننے سے جو سجدہ واجب ہوتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

قرآن میں جن مقامات پر یہ آیات آئی ہیں وہاں پر آیت کے اوپر حاشیہ میں آیتِ سجدہ لکھا ہوتا ہے۔

سجدۂ تلاوت کی شرائط سجدۂ تلاوت کرنے کے لئے ان تمام شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے جن شرائط کا پورا کرنا نماز کے لئے ضروری ہے یعنی کپڑے، بدن اور جگہ کا پاک ہونا۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ ستر کا ڈھکا ہونا سجدہ کی نیت کرنا۔

سجدۂ تلاوت کا طریقہ اگر سجدۂ تلاوت نماز میں قرأت کرتے ہوئے آجائے تو آیتِ سجدہ پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے تین مرتبہ تسبیحِ سجدہ پڑھے اور اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور باقی قرأت کرکے نماز پوری کرے۔

نماز سے باہر سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سجدہ کی نیت کرے اور کھڑا ہو کر

اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور تسبیح پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اگر کوئی شخص بیٹھ کر سجدہ کرے تب بھی جائز ہے البتہ کھڑے ہو کر سجدہ کرنا بہتر ہے۔

سجدۂ تلاوت کے متفرق مسائل

- ایک آیت ایک ہی مجلس میں کئی بار پڑھی تو ایک ہی سجدہ واجب ہے۔
- اگر ایک آیت کئی مجلسوں میں پڑھی تو جتنی مجلسوں میں پڑھی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔
- اگر ایک مجلس میں کئی آیات پڑھی ہیں تو جتنی آیات پڑھی ہیں۔ اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔
- آدمی جس وقت سجدہ کی آیت پڑھے اس کے لئے اسی وقت سجدہ کرنا بہتر ہے لیکن اگر اس وقت نہ کر سکے تو بعد میں کرلے لیکن زیادہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔
- اگر نماز میں آیتِ سجدہ پڑھی تو اسی نماز کے اندر سجدہ کرنا ضروری ہے اگر اس نے نماز کے اندر سجدہ نہ کیا تو پھر نماز سے باہر سجدہ نہ کرے۔ ایسے شخص کو توبہ واستغفار کرنا چاہیئے۔
- جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے ان سے سجدۂ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے۔
- اگر امام سجدہ کی آیت پڑھے تو مقتدیوں پر بھی سجدہ واجب ہے اور اگر مقتدی آیتِ سجدہ پڑھے تو نہ مقتدی پر سجدہ واجب ہے اور نہ امام پر۔
- اگر کوئی شخص قرأت یا تلاوت کرتے ہوئے سجدہ سے بچنے کے لئے

آیتِ سجدہ چھوڑ دے اور آگے پیچھے سے پڑھ لے تو یہ گناہ کی بات ہے۔

سوالات

(۱) سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں ؟

(۲) قرآن میں کتنی آیاتِ سجدہ ہیں ؟

(۳) سجدہ کرنے کا کیا طریقہ ہے ؟

(۴) سجدہ کے لئے کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے ؟

(۵) جو سجدہ نماز میں واجب ہو کیا اسے نماز سے باہر ادا کیا جاسکتا ہے ؟

سبق ۴۰

اسلام کا تیسرا رُکن

(زکوٰۃ)

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ ایمان لانے کے بعد انسان نماز کے ذریعہ اپنے جسم، اپنے وقت کی قربانی پیش کرکے اپنے ایمان کا ثبوت فراہم کرتا ہے اور زکوٰۃ کے ذریعہ مالی قربانی پیش کرکے اپنے مومن ہونے کا ثبوت پیش کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں زیادہ تر مقامات پر نماز اور زکوٰۃ کو ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ دراصل نماز خدا کے حقوق کی ادائیگی کا ذریعہ ہے اور زکوٰۃ بندوں کے حقوق کا ذریعہ ہے اور ان دونوں کے حقوق کی ادائیگی کا نام اسلام ہے۔ چنانچہ قرآن پاک اہل کفر کے بارے میں کہتا ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ (التوبہ)	اگر یہ لوگ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں، اور زکوٰۃ دیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

زکوٰۃ کی فضیلت واہمیت کے سلسلہ میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کو قرآن وحدیث میں سخت عذاب کی دھمکی دی گئی ہے۔ زکوٰۃ دینے کے بے شمار فائدے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

(۱) زکوٰۃ کی ادائیگی سے حرص وطمع، اور بخل وتنگدلی کے جذبات ختم ہوتے ہیں۔
(۲) سخاوت وفیاضی، ہمدردی و غمخواری کے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔
(۳) خدا سے تعلق مضبوط ہوتا ہے۔
(۴) بندگانِ خدا سے محبت بڑھتی ہے۔
(۵) سماج کے کمزور لوگوں کو باوقار زندگی گذارنے کا موقع ملتا ہے۔
(۶) سماج میں سے غربت دور ہوتی ہے۔
(۷) زکوٰۃ نکالنے سے مال پاک ہوتا ہے اور باقی مال میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

اس لیۓ ہر مسلمان کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ زکوٰۃ کسی مفاد اور غرض یا لاگ لپیٹ کے لیۓ نہ دی جائے اور نہ ہی کسی پر احسان کیا جائے۔ کسی کو زکوٰۃ دینے کے بعد اس سے بدلہ چاہنا یا اسے تکلیف پہنچانا زکوٰۃ کے ثواب کو ضائع کر دیتا ہے۔ زکوٰۃ صرف خدا کو راضی کرنے کے لیۓ ادا کی جائے۔

زکوٰۃ کا حکم

زکوٰۃ کے لغوی معنیٰ ہیں پاک ہونا اور بڑھنا اور شریعت کی اصطلاح میں زکوٰۃ مال کے اس متعینہ حصہ کو کہتے ہیں جو سال گزرنے پر مقررہ مدّات میں خرچ کیا جاتا ہے۔

زکوٰۃ فرض ہے۔ جو اس کے فرض ہونے کا انکار کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا فاسق اور سخت گنہگار ہے۔

زکوٰۃ فرض ہونے کے شرائط

زکوٰۃ فرض ہونے کے لیۓ سات شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱) مسلمان ہونا — غیر مسلم پر زکوٰۃ فرض نہیں۔

(۲) آزاد ہونا۔ غلام پر زکوٰۃ فرض نہیں۔
(۳) عاقل ہونا۔ مجنون اور پاگل پر زکوٰۃ فرض نہیں۔
(۴) بالغ ہونا۔ نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں۔
(۵) مالکِ نصاب ہونا۔ اگر کسی کے پاس نصاب سے کم مال ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔
(۶) مال کا بنیادی ضروریات سے زیادہ ہونا۔ اگر کسی کے ذمہ اتنا قرض ہے کہ اس کو چکانے کے بعد نصاب کے برابر باقی نہیں رہ سکتا تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔
(۷) سال کا گزرنا۔ نصاب کے مال پر جب سال گذر جائے تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔

زکوٰۃ ادا کرنے کا صحیح طریقہ

نصاب پر جب سال پورا ہو جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے۔ زکوٰۃ ادا کرتے وقت نیت کرنا ضروری ہے اور دینے والے کو مالِ زکوٰۃ کا مالک بنانا ضروری ہے۔ زکوٰۃ میں نقد رقم بھی دی جا سکتی ہے اور سامان خرید کر بھی دیا جا سکتا ہے۔ جسے زکوٰۃ دی جائے اُسے یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے۔ کسی خدمت یا اُجرت کے بدلہ میں زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں۔ سال پورا ہونے سے پہلے بھی زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

وہ چیزیں جن پر زکوٰۃ فرض ہے

(۱) سونا چاندی: خواہ زیورات کی شکل میں ہو یا سکّہ کی۔ (۲) مالِ تجارت۔
(۳) نقد رقم جو نوٹ کی شکل میں ہو یا بینک وغیرہ میں جمع ہو۔ (۴) مویشیوں پر۔

سوالات

(۱) زکوٰۃ فرض ہونے کے لئے کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟ (۲) کن چیزوں پر زکوٰۃ فرض ہے؟
(۳) کیا زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے نیت ضروری ہے؟

سبق ۴۱

زکوٰۃ کا نصاب

نصاب نصاب کے لغوی معنی "اصل" کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں نصاب مال و اسباب کی اس خاص مقدار کو کہتے ہیں جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

سونے کا نصاب سونے کا نصاب ۲۰ مثقال ہے جس کا وزن ۷½ تولہ ہوتا ہے۔ اگر کسی کے پاس ۷½ تولے سونا ہے اور اس پر ایک سال گذر جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

چاندی کا نصاب چاندی کا نصاب دو سو درہم ہے جس کا وزن ۵۲½ تولہ چاندی ہوتا ہے اور اس پر پورا ایک سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

تجارتی سامان اور نقد مال کا نصاب جس شخص کے پاس نقد رقم ہو یعنی نوٹ یا ڈالر وغیرہ ہوں یا اس کے پاس تجارتی سامان ہو تو اس کی قیمت اگر سونے یا چاندی کے نصاب کے بقدر ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

سونا۔ چاندی میں سے جس کے حساب سے بھی نصاب پورا ہو جائے اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

نوٹ: سونے چاندی تجارتی مال اور نقدیں سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا ہوتا ہے یعنی ۲½ فی صد۔

جانوروں کا نصاب

پالتو جانوروں پر بھی زکوٰۃ ہے۔ اگر کسی کے پاس چالیس بکریاں ہوجائیں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر کسی کے پاس تیس۳۰ گائے بھینس ہوجائیں تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر کسی کے پاس پانچ اونٹ ہوجائیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ جانوروں کے نصاب کی تفصیل آپ آئندہ پڑھیں گے۔

نصاب سے متعلق ضروری مسائل

- اگر کسی کے پاس تھوڑی سی چاندی اور تھوڑا سا سونا ہے تو دونوں کی کل قیمت کا حساب لگا کر دیکھا جائے گا۔ اگر قیمت سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔
- اگر کسی کے پاس نصاب سے کم سونا ہے مگر اس کی قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے لیکن اس کے پاس چاندی کچھ نہیں تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔
- جواہرات اگر تجارت کے لئے ہوں تو زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر تجارت کے لئے نہ ہوں تو زکوٰۃ فرض نہیں۔
- اگر کسی کے پاس نصاب سے زیادہ قیمت کا سازوسامان ہے مگر وہ تجارت کے لئے نہیں ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

- اگر کسی کا مکان یا دکان ہے اور اس کی مالیت بھی نصاب کی قیمت سے زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں. خواہ مکان یا دکان کا کرایہ آتا ہو۔
- سال پورا ہونے سے پہلے اگر نصاب کم ہو جائے تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سال کے شروع میں اور آخر میں نصاب پورا ہو چاہے درمیان میں کم ہو جائے۔

سوالات

(۱) نصاب کسے کہتے ہیں ؟

(۲) سونے کا نصاب کیا ہے ؟

(۳) چاندی کا نصاب کیا ہے ؟

(۴) تجارتی مال کا نصاب کیا ہے ؟

(۵) کیا جانوروں پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ؟

سبق ۴۲

عُشر اور صدقۂ فطر

عُشر عُشر کے لغوی معنی ہیں "دسواں حصّہ"۔ شریعت کی اصطلاح میں زمین سے ہونے والی پیداوار کی زکوٰۃ کو "عشر" کہتے ہیں۔

عشر فرض ہونے کے لئے سال گزرنے کی کوئی قید نہیں بلکہ ہر فصل کی پیداوار پر عشر فرض ہے۔ ہر قسم کی پیداوار پر عشر واجب ہے مثلاً غلّہ، سبزی، پھل، گنا، مونگ پھلی سرسوں وغیرہ۔ عشر کا کوئی نصاب نہیں۔ پیداوار کم ہو یا زیادہ عشر ہر پیداوار پر واجب ہے البتہ ایک صاع سے کم نہ ہو۔ ایک صاع تقریباً ۲½ کلو ہوتا ہے۔

اگر کھیت کو اپنی محنت سے سینچا گیا ہو تو اس کی پیداوار کا بیسواں حصہ نکالا جائے گا اور اگر کھیت کی سینچائی قدرتی پانی سے ہوئی ہو جیسے بارش اور چشمہ وغیرہ سے تو پیداوار کا دسواں حصہ نکالنا فرض ہے۔

صدقۂ فطر فطر کے لغوی معنیٰ ہیں "روزہ کھولنا"۔ رمضان شریف کے روزے پورے ہو جانے کی خوشی میں اور روزوں میں ہونے والی کوتاہیوں کی تلافی کے لئے شریعت نے ایک صدقہ مقرر فرمایا ہے اس کو صدقۂ فطر کہتے ہیں اس صدقۂ فطر کے ذریعہ غریب مسلمانوں کی امداد کی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی ضرورتیں پوری کر کے عید کی خوشی میں شریک ہو سکیں۔

صدقۂ فطر کا حکم جس مسلمان کے پاس ضرورتِ اصلیہ سے زائد چیزیں

نصاب کے بقدر ہوں اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ فطر کے نصاب میں وہ چیزیں بھی شامل کی جاتی ہیں جو زکوٰۃ کے نصاب میں نہیں لگائی جاتیں۔ مثلاً ضرورت سے زیادہ کپڑے یا برتن وغیرہ۔ صدقہ فطر کے لئے نصاب پر سال گذرنا بھی شرط نہیں۔

صدقہ فطر ہر مسلمان مرد، عورت، بالغ نابالغ سب پر واجب ہے۔

صدقہ فطر کی مقدار

ایک شخص کا صدقہ فطر ایک سیر ساڑھے بارہ چھٹانک گیہوں ہے۔ صدقہ فطر میں گیہوں یا اس کی قیمت دی جاسکتی ہے۔

صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت

صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت عید الفطر کی صبح صادق ہے اگر کوئی بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہو تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اگر کوئی شخص اس وقت سے پہلے انتقال کر جائے یا اس کی دولت ضائع ہو جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں۔

صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کر دینا چاہیئے اگر دو تین دن پہلے دے دیا جائے تو اور بہتر ہے اگر کوئی شخص کسی وجہ سے نمازِ عید سے پہلے صدقہ فطر نہیں دے سکا تو اسے نمازِ عید کے بعد ادا کر دینا چاہیئے۔

جو شخص صاحبِ نصاب ہو اس کو اپنی اور اپنے نابالغ بچوں کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرنا چاہیئے۔

سوالات

(۱) عشر کسے کہتے ہیں ؟

(۲) کب پیداوار کا دسواں حصہ نکالا جائے گا اور کب بیسواں حصہ نکالا جائے گا ؟

(۳) صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں ؟

(۴) صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے اور یہ کس پر واجب ہوتا ہے ؟

(۵) صدقۂ فطر واجب ہونے کا وقت کیا ہے ؟

سبق ۴۳

مصارفِ زکوٰۃ

مصارفِ زکوٰۃ مصارف، مصرف کی جمع ہے۔ مصرف کے لغوی معنی ہیں خرچ کرنے کی جگہ۔ مصارفِ زکوٰۃ سے مراد وہ مدّات ہیں جن میں زکوٰۃ صرف کی جاتی ہے۔ قرآن کے بیان کے مطابق مصارفِ زکوٰۃ آٹھ ہیں۔

(۱) فقیر:۔ وہ غریب شخص جو صاحبِ نصاب نہ ہو۔ اسی مد میں یتیم، بیوہ، معذور وغیرہ آتے ہیں۔

(۲) مسکین:۔ وہ پریشان حال شخص جس کے پاس ایک وقت کا کھانا بھی نہ ہو۔

(۳) محصّل صدقات:۔ جو شخص اسلامی بیت المال کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرتا ہے اس کی تنخواہ بھی زکوٰۃ کے مال میں سے دی جائے گی خواہ وہ صاحبِ نصاب ہو۔

(۴) مُؤَلَّفَۃُ الْقُلُوْب:۔ دین کے استحکام کے لئے کسی کی دلجوئی اگر کرنا ضروری ہو تو اس مد میں زکوٰۃ خرچ کی جاتی ہے۔ (احناف کے نزدیک یہ مد اب ختم ہو چکی ہے مگر بعض ائمہ کے نزدیک ضرورت کے وقت اب بھی اس مد میں زکوٰۃ خرچ کی جا سکتی ہے)

(۵) غلام:۔ کسی غلام شخص کی آزادی کے لئے زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے۔

(۶) قرضدار:۔ جو شخص کسی کا قرضدار ہو اور اس کے پاس نصاب کے بقدر رقم موجود نہ ہو۔

(۷) فی سبیل اللہ :۔ خدا کی راہ میں یعنی دین کو قائم و نافذ کرنے کے لئے اس مد میں زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے۔ مثلاً جہاد فنڈ میں، دینی مدارس میں، اور فروغِ اسلام کے دوسرے وسائل میں۔

(۸) مسافر :۔ وہ مسافر جو حالتِ سفر میں کسی مدد کا ضرورت مند ہو جائے خواہ وہ گھر پر صاحبِ نصاب ہو۔

مصارف سے متعلق ضروری مسائل

- زکوٰۃ کا مال ان مدات کے علاوہ کسی دوسری مد میں خرچ نہیں کیا جاسکتا۔
- عشر اور صدقۂ فطر کے مصارف بھی یہی مدات ہیں۔
- پوری زکوٰۃ کسی ایک مد میں بھی دی جاسکتی ہے اور مختلف مدات میں بھی۔
- اگر کسی نے غلطی سے کسی ایسے شخص کو زکوٰۃ دے دی جو زکوٰۃ کا مستحق نہ تھا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی پھر دینا واجب نہیں۔
- درج ذیل افراد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

(۱) جس شخص کے پاس نصاب کے بقدر مال ہو۔

(۲) جو سیّد ہو یا بنی ہاشم سے تعلق رکھتا ہو۔

(۳) ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اسی سلسلہ کے اوپر تک کے رشتہ دار۔

(۴) بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی اور اسی سلسلہ کے نیچے تک کے رشتہ دار۔

(۵) بیوی شوہر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی۔

(۶) شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔

(۷) کافر شخص چاہے کتنا ہی غریب ہو۔

(۸) مال دار آدمی کی نابالغ اولاد خواہ کتنی ہی غریب ہو۔

(۹) مسجد سے متعلق کسی مد میں۔

سوالات

(۱) مصارف کا مفہوم کیا ہے ؟

(۲) مصارفِ زکوٰۃ قرآن کے مطابق کیا کیا ہیں۔؟

(۳) کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ؟

(۴) فقیر اور مسکین میں کیا فرق ہے ؟

سبق ۴۴

اسلام کا چوتھا رکن

(روزہ)

روزہ عربی میں روزہ کو "صوم" کہتے ہیں۔ "صوم" کے لغوی معنیٰ ہیں "رُکنا" شریعت میں صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور خواہشاتِ نفسانی سے رُکے رہنے کو صوم یعنی روزہ کہتے ہیں۔

روزہ کی فضیلت اسلام کا چوتھا رکن روزہ ہے۔ روزہ تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء کی امتوں پر روزہ فرض رہا ہے چونکہ امتِ مسلمہ کو خیرِ امت بنا کر بھیجا گیا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے اس امت کو مسلسل ایک ماہ روزہ رکھنے کا حکم دیا تاکہ یہ امت اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے سامانِ تربیت فراہم کر سکے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُتِبَ	اے ایمان لانے والو تم پر روزوں کو فرض کیا
عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ	گیا ہے جیساکہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا
عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ	تاکہ تم تقویٰ اختیار کرسکو۔
تَتَّقُوْنَ۔ (البقرۃ)	

روزہ سے شیطانی خواہشات کا خاتمہ ہوتا ہے اور انسان کے اندر صبر اور برداشت کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے جب انسان دن بھر بھوکا پیاسا رہتا ہے تو

اس کے اندر یہ احساس بھی بیدار ہوتا ہے کہ جولوگ فاقوں کا شکار ہوتے ہیں ان پر کیا گزرتی ہے اور اس طرح غریبوں، مصیبت زدوں سے محبت پیدا ہوتی ہے اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کا جذبہ ابھرتا ہے۔

روزہ ایک ایسا عمل ہے جس میں آدمی خدا کے حکم پر دن بھر بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ اس کے حکم پر ایک متعینہ وقت پر کھانا پینا بند کر دیتا ہے اور دوسرے متعینہ وقت پر کھانا پینا شروع کر دیتا ہے اور اس طرح ہر آن خدا کے احکام پر چلنے کی عملی مشق کرتا ہے۔ روزہ ایک ایسا عمل ہے جو صرف خدا کی رضا و خوشنودی کے لیے کیا جاتا ہے کیونکہ اس میں ریا اور دکھاوے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لیے ہے، سوائے روزہ کے۔ روزہ خاص میرے لیے ہے اور اس کا اجر میں جتنا چاہوں گا، عطا کروں گا۔ روزہ کی فضیلت و اہمیت کے سلسلہ میں آنحضرتؐ سے بہت سی روایات مروی ہیں۔ ایک بار آپؐ نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

جو شخص رمضان کے روزے ایمانی شعور کے ساتھ رضائے الٰہی کے لیے رکھے۔ اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

ایک بار آپؐ نے روزہ کی تاکید بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”جو شخص کسی عذر اور مرض کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کر دے، وہ اگر عمر بھر بھی روزے رکھے تو اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

روزہ کا حکم

ماہِ رمضان کے روزے ہر بالغ عاقل مرد عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور

بغیر عذر ان کو چھوڑنے والا سخت گنہ گار اور فاسق ہے۔

سوالات

(۱) روزہ کی فضیلت پر ایک نوٹ لکھو!

(۲) روزہ کا حکم بیان کرو؟

سبق ۴۵

رویتِ ہلال کا حکم

رویتِ ہلال کے معنی ہیں چاند دیکھنا ۔ شعبان کی اُنتیسویں شب کو رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کرنا واجب ہے اور ۲۹ رجب کو شعبان کا چاند دیکھنے کی کوشش کرنا مستحب ہے تاکہ شعبان کی تاریخوں کا حساب لگایا جاسکے اور شعبان کی ۲۹ تاریخ کو رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کی جاسکے ۔

- اگر کوئی شخص اُنتیس کی شب کو چاند دیکھ لے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ بستی کے ذمہ داروں کے سامنے اپنی گواہی پیش کردے تاکہ وہ رویتِ ہلال کا فیصلہ کرسکیں ۔
- اگر مطلع صاف نہ ہو تو رمضان کے لئے ایک دین دار مرد یا عورت کی گواہی کافی ہے اور عید کے چاند کے لئے دو دین دار مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور دونوں عیدوں کے چاند کے لئے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کی شہادت ضروری ہے ۔
- اگر کسی بستی میں چاند نہیں دیکھا گیا مگر قریب کی بستی سے معتبر ذرائع سے چاند دیکھنے کی اطلاع مل گئی تو رویتِ ہلال ثابت ہو جائے گی ۔
- اگر ریڈیو، ٹی وی وغیرہ کے ذریعہ کسی معتبر قاضی یا ہلال کمیٹی کا فیصلہ انھیں کے الفاظ میں نشر کیا جائے تو رویتِ ہلال ثابت ہو جائے گی ۔

- اگر ۲۹ شعبان کو چاند دکھائی نہ دے اور مطلع صاف نہ ہو تو اگلے دن دس گیارہ بجے تک کچھ کھانا پینا نہیں چاہیئے اور چاند کی خبر کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اگر کہیں سے معتبر خبر آجائے تو روزہ کی نیت کر لی جائے ورنہ کھا پی لیا جائے البتہ یہ نیت کرنا مکروہ ہے کہ اگر چاند ہو گیا تو رمضان کا روزہ ورنہ نفلی روزہ۔
- اگر کسی شخص نے رمضان کا چاند دیکھا مگر اس کی شہادت نہیں مانی گئی تو اس کے لئے رمضان کا روزہ رکھنا ضروری ہے۔
- جب آدمی نیا چاند دیکھے تو اسے یہ دعا پڑھنا چاہیے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ اس چاند کو ہمارے لئے امن و ایمان، سلامتی و اسلام کا چاند بنا کر طلوع فرما اور ان کاموں کی توفیق کے ساتھ جو تجھے پسند ہیں۔ اے چاند تیرا اور ہمارا رب اللہ ہی ہے۔

سوالات

(۱) رویتِ ہلال کسے کہتے ہیں؟

(۲) ۲۹ شعبان کو چاند دیکھنے کا حکم کیا ہے؟

(۳) ۲۹ رجب کو چاند دیکھنا کیسا ہے؟

(۴) مطلع صاف ہونے کی شکل میں رویتِ ہلال کے لئے کتنے آدمیوں کی شہادت درکار ہے؟

(۵) مطلع صاف نہ ہونے کی شکل میں رویتِ ہلال کے لئے کتنے آدمیوں کی شہادت ضروری ہے؟

سبق ۴۶

روزہ کی قسمیں

فرض روزے رمضان کے روزے رکھنا فرض ہیں۔ اسی طرح رمضان کے روزوں کی قضا بھی فرض ہے۔ رمضان کے روزوں کے علاوہ کوئی روزہ فرض نہیں۔

واجب روزے نذر اور کفارے کے روزے واجب ہیں۔

مسنون روزے درج ذیل روزے مسنون ہیں۔

۱۔ محرم کی ۹ اور ۱۰ تاریخ کے روزے

۲۔ ذی الحجہ کی ۹ تاریخ کا روزہ

۳۔ ہر مہینہ کی ۱۳، ۱۴، اور ۱۵ تاریخ کے تین روزے۔

نفل روزے چند حرام اور مکروہ ایام کے علاوہ کسی بھی دن روزہ رکھنا نفل و مستحب ہے لیکن بعض نفل روزوں کی حدیث میں بڑی فضیلت آئی ہے۔

(۱) ذی الحجہ کے ابتدائی آٹھ ایام کے روزے۔

(۲) شوال کے مہینے میں چھ روزے

(۳) پیر اور جمعرات کا روزہ۔

حرام روزے پورے سال میں پانچ ایام کے روزے رکھنا حرام ہیں!

(۱) عیدالفطر کے دن

(۲) عیدالاضحیٰ کے دن

(۳) ایام تشریق : یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳، ذی الحجہ کے روزے

مکروہ روزے درج ذیل ایام میں روزہ رکھنا مکروہ ہے ۔

۱۔ صرف محرم الحرام کی ۱۰ تاریخ کا روزہ

۲۔ سینچر اور اتوار کا روزہ یہ سمجھ کر رکھنا کہ یہ عظمت کے دن ہیں ۔

۳۔ صومِ وصال :۔ درمیان میں ناغہ کئے بغیر مسلسل روزے رکھنا ۔

سوالات

(۱) کون سے روزے واجب ہیں ؟

(۲) کن ایام میں روزے رکھنا مسنون ہیں ؟

(۳) کن ایام کے روزے حرام ہیں ؟

(۴) کن ایام میں روزے رکھنا مکروہ ہیں ؟

سبق ۴۷

روزے کے فرائض و مسنونات

روزے کے فرائض روزہ میں چار چیزیں فرض ہیں۔

۱۔ نیت کرنا
۲۔ دن بھر کھانے سے رُکے رہنا (یعنی صبح صادق سے غروب آفتاب تک)
۳۔ دن بھر پینے سے رُکے رہنا۔
۴۔ دن بھر خواہشاتِ نفسانی سے رُکے رہنا۔

روزے کے مسنونات روزے میں درج ذیل چیزیں مسنون ہیں۔

۱۔ سحری کھانا چاہے چند گھونٹ پانی ہی پی لیا جائے۔
۲۔ سحری تاخیر سے کھانا یعنی سحری کے آخری وقت میں سحری کھانا۔
۳۔ رات سے روزے کی نیت کرنا۔
۴۔ افطار میں جلدی کرنا۔ جب یقینی طور پر آفتاب کا غروب ہونا معلوم ہو جائے تو فوراً افطار کر لینا۔
۵۔ کھجور، چھوہارہ سے افطار کرنا، اگر یہ نہ ہوں تو پانی سے افطار کرنا۔

روزے کے مکروہات (۱) کوئی سخت چیز منہ میں ڈالے رکھنا، اگر کوئی ایسی چیز منہ میں چبائی جائے جس کا عرق حلق سے نیچے چلا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۲) کوئی چیز چکھنا۔ (اگر عورت کا شوہر سخت مزاج ہے تو عورت کو یہ اجازت ہے کہ وہ زبان کی نوک سے سالن کا نمک چکھ لے۔)

(۳) منہ میں تھوک جمع کر کے نگل لینا۔

(۴) کلی کرنے یا ناک کے اندر پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا۔

(۵) غیبت و چغل خوری کرنا، جھوٹ بولنا، گالم گلوچ کرنا۔

(۶) بھوک پیاس کی وجہ سے بے چینی کا اظہار کرنا۔

(۷) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت صاف کرنا۔ یا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا۔

وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

۱۔ سُرمہ لگانا۔
۲۔ مسواک کرنا خواہ تازہ ہو یا سوکھی ہوئی۔
۳۔ بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل لگانا۔
۴۔ بغیر ارادے کے خود بخود قے ہو جانا۔
۵۔ تھوک نگل لینا۔
۶۔ بلا قصد مکھی، دھواں، گرد و غبار کا حلق سے نیچے اُتر جانا۔
۷۔ خوشبو لگانا یا خوشبو سونگھنا۔
۸۔ بھولے سے کچھ کھا پی لینا۔
۹۔ گرمی کی شدت سے نہانا یا تر کپڑا بدن پر رکھنا۔

سوالات

(۱) روزہ میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

(۲) روزہ کے مسنونات تحریر کیجیے۔

(۳) روزہ میں کتنی چیزیں مکروہ ہیں؟

سبق ۴۸

روزہ کے مفسدات

جن چیزوں سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے انھیں "مفسداتِ روزہ" کہتے ہیں۔

مفسداتِ روزہ کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ وہ مفسدات جن سے روزہ کی صرف قضا لازم آتی ہے۔ یعنی فاسد ہونے والے روزہ کے بدلے میں ایک روزہ بعد میں رکھا جائے۔

۲۔ وہ مفسدات جن سے روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں۔ کفارہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک کفارہ کی ادائیگی کے لئے مسلسل ساٹھ دن روزے رکھے۔

دونوں طرح کے مفسدات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

وہ مفسدات جن سے صرف قضا واجب ہوتی ہے

(۱) سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد اس غلط فہمی میں کچھ کھا پی لینا کہ ابھی سحری کا وقت باقی ہے۔

(۲) سورج غروب ہونے سے پہلے اس غلط فہمی میں کچھ کھا پی لینا کہ سورج غروب ہو چکا ہے۔

(۳) کسی نے روزہ دار کے منہ میں زبردستی کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے نیچے اتر گئی۔

(۴) کلی کرتے وقت بلا قصد حلق سے پانی اتر گیا جبکہ روزہ یاد تھا۔

(۵) قصداً منہ بھر قے کرنا۔

(۶) قے آئی اور روزہ دار نے قصداً حلق میں لوٹا لی۔

(۷) کوئی ایسی چیز کھالینا جو نہ غذا ہو اور نہ دوا مثلاً کنکر، مٹی، پتھر وغیرہ کے ٹکڑے کو نگل لینا۔

(۸) دانت کی اٹکی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر چبالینا جبکہ وہ چنے کے برابر یا زیادہ ہو۔ یا دانت سے نکلے ہوئے خون کو نگل لینا جبکہ خون تھوک پر غالب ہو۔

(۹) کان میں تیل وغیرہ ڈالنا۔

(۱۰) بھولے سے کچھ کھاپی لینا اور پھر یہ سمجھ کر کہ اب تو روزہ ٹوٹ ہی گیا ہے خوب کھاپی لیا۔

(۱۱) کسی نفل یا مسنون نذر کے روزہ کو قصداً توڑ دینا۔

وہ مفسدات جن سے قضا اور کفارہ دونوں لازم آتے ہیں

۱۔ قصداً فرض روزہ میں کوئی چیز کھاپی لینا۔

۲۔ قصداً کوئی ایسا کام کرنا جو روزہ میں ناجائز ہو جیسے نفسانی خواہش پورا کرنا۔

۳۔ روزہ میں کوئی جائز کام کیا مثلاً سرمہ لگالیا یا تیل کی مالش کرلی اور یہ سمجھا کہ روزہ ٹوٹ گیا اس لئے قصداً کھاپی لیا۔

سوالات

(۱) مفسداتِ روزہ سے کیا مراد ہے ؟

(۲) کفارہ کسے کہتے ہیں ؟

(۳) روزہ کی قضا اور کفارہ کب لازم آتا ہے ؟

سبق ۴۹

متفرق مسائل

نیت ● نیت دل سے ارادہ کرنے کو کہتے ہیں۔ روزہ صحیح ہونے کے لئے دل سے ارادہ کرلینا کافی ہے۔ زبان سے کہنا ضروری نہیں البتہ زبان سے کہنا بہتر ہے۔

● رمضان، نذرِ معین اور مسنون روزوں کی نیت آدھے دن سے پہلے پہلے تک جائز ہے۔

● رمضان کے قضا روزوں، کفّارہ کے روزوں اور غیر معین نذر کے روزوں کی نیت صبح صادق سے پہلے کرلینی ضروری ہے۔

مریض اور مسافر کے روزے

● اگر آدمی ۴۸ میل یا اس سے زیادہ کا سفر کرے تو اس کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

● اگر مسافر کہیں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کا ارادہ کرے تو اس کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

● اگر یہ اندیشہ ہو کہ روزہ سے مرض بڑھ جائے گا یا کوئی نیا مرض پیدا ہوجائے گا تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

● اگر روزہ رکھنے کے بعد کوئی شدید مرض لاحق ہوجائے تو روزہ توڑ دینا جائز ہے۔

فدیہ کا حکم

- اگر کوئی شخص اتنا بوڑھا ہو گیا کہ روزہ نہیں رکھ سکتا یا ایسا بیمار ہے کہ اچھا ہونے کی امید نہیں تو اسے فدیہ دے دینے کی اجازت ہے۔
- فدیہ کی مقدار یہ ہے کہ ایک روزہ کے بدلے ایک مسکین کو صدقۂ فطر کے برابر غلّہ دیدے، یا صبح و شام ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلادے۔ یہ بھی جائز ہے کہ فدیہ کے غلّہ کی قیمت دیدی جائے اور فدیہ کا غلّہ کئی مسکینوں کو بانٹ دینا بھی درست ہے۔
- اگر کوئی مرنے والا شخص اپنے وارثوں کو وصیت کر جائے کہ اس کے روزوں کا فدیہ ادا کر دیں تو وارثوں کو چاہیئے کہ اس کے ورثہ میں سے فدیہ ادا کر دیں اور اگر وصیت نہیں کی تب اس کے وارثوں کو چاہیئے کہ حسبِ استطاعت فدیہ دیں۔

روزوں کی قضا

- روزوں کی قضا کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے مگر بہتر یہ ہے کہ تاخیر نہ کی جائے۔ قضا روزوں میں نہ ترتیب ضروری ہے اور نہ اس کو مسلسل رکھنا ضروری ہے۔
- اگر کئی رمضان کے روزے قضا ہو گئے ہوں تو یہ متعین کرنا ضروری ہے کہ کس رمضان کے روزے ہیں۔
- اگر کسی شخص کے ذمہ گذشتہ رمضان کے روزے باقی تھے کہ دوسرا رمضان آگیا تو پہلے موجودہ رمضان کے روزے رکھے۔ پھر گذشتہ رمضان کے روزوں

کی قضا کرے۔

- اگر کسی شخص نے نفل روزہ رکھ کر توڑ ڈالا تو اس کی قضا رکھنا واجب ہوگی۔

کفّارہ

★ صرف رمضان کا روزہ بلا عذر قصداً توڑ دینے سے کفّارہ واجب ہوتا ہے۔ رمضان کے علاوہ کسی دوسرے روزہ کا کفّارہ واجب نہیں ہوتا۔

★ اگر ایک ہی رمضان میں کئی روزے توڑ ڈالے تو سب کے لئے ایک ہی کفّارہ کافی ہوگا۔ ہر روزہ کا الگ الگ کفّارہ واجب نہیں ہوگا۔

★ روزہ کا کفّارہ یہ ہے کہ مسلسل ساٹھ دن تک روزے رکھے جائیں۔ درمیان میں کوئی روزہ نہ چھوڑے ورنہ پھر از سرِ نو مسلسل ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے۔ اگر روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا ساٹھ مسکینوں کو صدقۂ فطر کے برابر غلّہ یا اس کی قیمت دے دے۔

سوالات

(۱) کیا نیت زبان سے کرنا ضروری ہے ؟

(۲) مریض اور مسافر کے لئے روزہ کا کیا حکم ہے ؟

(۳) فدیہ کسے کہتے ہیں ؟

(۴) کفارہ کسے کہتے ہیں ؟

(۵) کفارہ کب لازم آتا ہے ؟

سبق نمبر ۵۰

اعتکاف کا بیان

اعتکاف

اعتکاف کے لغوی معنیٰ "کسی جگہ پر رُک کے رہنا اور ٹھہرنا" ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں اعتکاف اس عبادت کو کہتے ہیں، جس میں دنیوی مشاغل سے الگ ہو کر آدمی ایسی مسجد میں جا بیٹھے جس میں جماعت ہوتی ہو۔

اعتکاف کے ذریعہ آدمی دنیوی مشاغل سے الگ ہو جاتا ہے۔ دنیا کے جھگڑوں اور گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ ہر وقت اللہ کی یاد میں لگا رہتا ہے اس لئے اس کا دل ایمان سے معمور ہوتا ہے۔ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی طلب پیدا ہوتی ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے:

"جس نے رمضان میں دس دن اعتکاف کیا اس نے گویا کہ دو حج اور دو عمرے ادا کئے۔"

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

(۱) واجب (۲) سنتِ مؤکدہ (۳) مستحب

۱۔ واجب:۔ اگر کسی نے اعتکاف کی نذر مان لی تو اس پر اعتکاف واجب ہے۔

۲۔ سنتِ مؤکدہ:۔ رمضان کے آخری دس ایام کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ ہے۔ رمضان کی ۲۰ تاریخ کو غروب آفتاب کے وقت سے اس کی ابتدا ہوتی ہے

اور عید کا چاند نظر آنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔

۳۔ مستحب :۔ واجب اور سنتِ مؤکدہ کے علاوہ ہر اعتکاف مستحب ہے۔

اعتکاف صحیح ہونے کے شرائط

اعتکاف صحیح ہونے کے لئے درج ذیل شرائط ہیں :

۱۔ مسلمان ہونا۔
۲۔ غسل کی حاجت سے پاک ہونا۔
۳۔ عاقل ہونا۔
۴۔ نیت کرنا۔
۵۔ ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا جس میں جماعت ہوتی ہو۔ (عورت اپنے گھر میں اس جگہ اعتکاف کرلے جہاں نماز پڑھتی ہے۔)
۶۔ واجب اعتکاف کی ادائیگی کے لئے روزہ بھی شرط ہے۔

مستحباتِ اعتکاف

اعتکاف میں درج ذیل باتیں مستحب ہیں۔

(۱) نیک اور اچھی باتیں کرنا۔
(۲) قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔
(۳) ذکر و تسبیح اور درود پڑھنا۔
(۴) دین کا علم سیکھنا اور سکھانا۔
(۵) جامع مسجد میں اعتکاف کرنا۔

مکروہاتِ اعتکاف درج ذیل چیزیں اعتکاف میں مکروہ ہیں۔

۱۔ بالکل خاموش رہنا اور اسے عبادت سمجھنا۔

۲۔ مسجد میں سامان لاکر خرید و فروخت کرنا۔

۳۔ لڑائی جھگڑا یا بیہودہ باتیں کرنا۔

مفسداتِ اعتکاف

(۱) بغیر کسی عذر کے قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنا۔

(۲) کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہر جانا۔

(۳) بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے باہر نکلنا۔

وہ صورتیں جن میں مسجد سے باہر نکلنا جائز ہے درج ذیل عذروں کی بنیاد پر اعتکاف کرنے والے کے لئے مسجد سے نکلنا جائز ہے۔

۱۔ پاخانہ پیشاب کے لئے نکلنا۔

۲۔ فرض غسل کے لئے نکلنا۔

۳۔ جمعہ کی نماز کے لئے نکلنا۔

۴۔ اذان کہنے کے لئے اذان کی جگہ تک نکلنا۔

سوالات

(۱) اعتکاف کسے کہتے ہیں؟
(۲) اعتکاف صحیح ہونے کے شرائط کیا ہیں؟
(۳) اعتکاف کے مستحبات کیا ہیں؟
(۴) کن باتوں سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے؟

سبق ۵۱

اسلام کا پانچواں رُکن

حج

(حج)

حج کی فضیلت اسلام کا پانچواں رکن حج ہے۔ یہ عبادت اور تربیت کی سب سے آخری اور اہم کڑی ہے اس میں نماز کا خشوع وخضوع، روزہ کا صبر و ثبات، زکوٰۃ کا ایثار وغیرہ سبھی کچھ پایا جاتا ہے۔ بندۂ مومن جب محبت کے جذبات سے سرشار ہو کر ان مقامات کو دیکھتا ہے جہاں پر حضرت ابراہیمؑ نے خدا سے عشق و محبت کی بے مثال یادگاریں چھوڑی ہیں تو اس کے ایمان کو تازگی ملتی ہے۔ وہاں کا ماحول روحانیت اور یادِ خدا سے اس قدر معمور ہوتا ہے کہ سخت سے سخت دل بھی موم بن جاتا ہے۔ وہاں کی پرکیف فضا سرکشوں اور باغیوں کو توبہ کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ خدا کی برکات کا ایسا نزول ہوتا ہے کہ رحمتِ الٰہی پورے ماحول کو اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ دل پر ایسی رقت طاری ہوتی ہے کہ آنکھیں اشک بار ہونے لگتی ہیں اور ایمان کی بجھی ہوئی چنگاریاں سلگنے لگتی ہیں۔

دور دراز سے آئے ہوئے لاکھوں انسان، جن کی زبانیں الگ، رہنے سہنے کے اطوار الگ، جب ایک ساتھ خدا کی آواز پر حج کے فرائض ادا کرتے ہیں تو اس بات کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں کہ دنیا کے رہنے والے تمام مسلمان ایک ہیں، ان کا خدا، ان

کا رسول، ان کی کتاب ایک ہے۔ اس لئے وہ زندگی کے ہر شعبہ میں خدا کی ہدایات کو مضبوطی سے تھامے رہیں گے اور اگر کوئی ان کے اتحاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرے گا تو وہ سب مل کر اس کی کوشش کو ناکام بنا دیں گے۔

اس طرح کے بے شمار مصالح ہیں جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے صاحبِ استطاعت لوگوں پر حج کو فرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا	اللہ کے لئے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

اگر خدا حج کرنے کی طاقت دے تو ضرور حج کرنا چاہیئے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا:
"جو شخص ضروری سامان اور سواری ہوتے ہوئے بھی حج نہ کرے تو اللہ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرتا ہے یا نصرانی ہو کر"!

حج کے معنی اور حکم

حج کے لغوی معنیٰ ہیں "ارادہ کرنا" اور شریعت کی اصطلاح میں حج اس عبادت کو کہتے ہیں جس میں مسلمان بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرتا ہے۔ حج اس شخص پر فرضِ عین ہے جس کے پاس گھر کی ضرورت سے زائد اتنی رقم ہو کہ وہ حج کے اخراجات کے لئے کافی ہو اور واپس آنے تک گھر والوں کے خرچ کے لئے کافی ہو۔

سبق ۵۲

حج کے مسائل

حج فرض ہونے کی شرطیں حج فرض ہونے کے لئے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے ۔

۱۔ مسلمان ہونا ۔

۲۔ آزاد ہونا۔

۳۔ عاقل ہونا۔

۴۔ بالغ ہونا ۔

۵۔ بیمار اور معذور نہ ہونا ۔

۶۔ راستہ میں امن و امان ہونا۔

۷۔ صاحبِ استطاعت ہونا۔ (سواری اور سفر کا خرچ اس کے پاس ہو اور واپس آنے تک اہل و عیال کا خرچ اس کے پاس ہو۔)

۸۔ عورت کے لئے ان شرطوں کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔

حج کے فرائض حج میں تین چیزیں فرض ہیں ۔

(۱) احرام باندھنا (۲) عرفات میں ٹھہرنا (۳) طوافِ زیارت کرنا۔

لَاشَرِیْکَ لَکَ ۔ بادشاہت بھی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

احرام باندھنے کے بعد یہ چیزیں حرام ہوجاتی ہیں

۱۔ لڑائی جھگڑا کرنا۔
۲۔ جھوٹ بولنا۔
۳۔ غیبت کرنا۔
۴۔ تہمت لگانا۔
۵۔ گالی دینا یا فحش بکنا۔
۶۔ خشکی کا شکار کرنا۔
۷۔ بال منڈوانا۔
۸۔ سر اور داڑھی کو خطمی وغیرہ سے دھونا۔
۹۔ ناخن ترشوانا۔
۱۰۔ سِلے ہوئے کپڑے پہننا۔
۱۱۔ موزے پہننا۔
۱۲۔ عمامہ باندھنا۔
۱۳۔ خوشبو لگانا۔
۱۴۔ عورت کے قریب جانا۔

سوالات

۱۔ حج فرض ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟
۲۔ حج میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟
۳۔ حج کے واجبات لکھئے۔
۴۔ احرام کا مطلب کیا ہے؟
۵۔ احرام باندھنے کے احکام لکھئے۔!

حج کے واجبات

۱۔ مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

۲۔ سعی کرنا۔ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا۔

۳۔ رمی کرنا۔ سات مرتبہ سات کنکریاں پھینکنا۔

۴۔ بال منڈوانا۔

۵۔ طوافِ صدور کرنا (لوٹتے وقت رخصت کا طواف کرنا)

احرام کا مطلب

احرام کا مطلب ہے حرام کرنا۔ احرام باندھنے سے بعض جائز چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس کو احرام کہتے ہیں۔ جہاں احرام باندھا جاتا ہے اسے میقات کہتے ہیں۔ مختلف مقامات سے آنے والوں کے لئے الگ الگ مقامات ہیں۔ ہندوستان والوں کا میقات یلملم پہاڑ ہے۔

احرام باندھنے کے احکام

احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا سنّتِ مؤکدہ ہے۔ غسل کرنے کے بعد سفید ازار باندھنا اور سفید چادر اوڑھنا مستحب ہے۔ خوشبو لگانا بھی مستحب ہے اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے۔ تلبیہ یہ ہے۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَا	میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں
شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ۔ اِنَّ الْحَمْدَ	تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں
وَالنِّعْمَۃَ وَالْمُلْکَ لَکَ	ہر تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور